

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی راٹھائیسواں اجلاس

مباحثات 2016ء

﴿اجلاس منعقد 07 مئی 2016ء بروز ہفتہ 29 ربیع المجب 1437ھجری، روز ہفتہ﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
3	قرارداد نمبر 66 میں جانب شیخ جعفر خان مندوخیل (قرارداد منظور ہوئی)	2

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 07 مئی 2016ء بروز ہفتہ، بوقت سہ پہر 1437 ہجری، بر طبق 29 ربیع المرجب، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد 4 جنگلر 10 منٹ پر زیر صدارت اپیکیر، محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اپیکیر)۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الَّمْ تَرَى إِلَيَّ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفَّرُوا وَأَحَلُّوا قُوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلُوْنَهَا طَوَّسُّ

الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوا اللَّهِ أَنْدَادَ إِلَيْسِلُوا عَنْ سَبِيلِهِ طَقْلٌ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرُكُمْ إِلَى النَّارِ ۝ صَدَقَ

اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

﴿پارہ نمبر ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۸ تا ۳۰﴾

ترجمہ: کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بد لے نا شکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتا را۔ یعنی دوزخ میں جس میں یہ سب جائیں گے، جو بدترین ٹھکانا ہے۔ انہوں نے اللہ کے ہمسر بنائیے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں، آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لوتھاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔

میڈم اپسکر۔ **بسم اللہ الرحمن الرحيم** سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد عظیم داوی (سیکرٹری اسمبلی)۔ سردار سرفراز چاکرڈ کوئی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی نہ سے باہر جانے کے بناءً آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب طاہر محمود خان نے home station سے باہر ہونے کے باعث آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہے کی وجہ سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ محترمہ حُسن بانو صاحبہ آپ اپنی تحریک التوانگر 2 پیش کریں۔ محترمہ حُسن بانو صاحبہ تشریف نہیں لائی ہیں، تو اس وقت، پھر ہم اسکو ختم کرتے ہیں۔ جناب جعفر خان مندوخیل صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 66 پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر مال و ٹرانسپورٹ)۔ شکریہ میڈم اپسکر۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ژوب، میر علی خیل تک کھجور کچ روڈ، مغربی روٹ جو کہ عوامی ضروریات اور دفاع کے حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل روٹ ہے۔ مذکورہ روٹ کو NHA نیشنل ہائی وے اتحاری کے سپرد کرتے ہوئے اسکو فوری طور پر ہنگامی بنیادوں پر تعمیر کیا جائے۔

میڈم اپسکر۔ قرارداد نمبر 66 پیش ہوئی۔ کیا محکم اپنی قرارداد نمبر 66 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر مال و ٹرانسپورٹ)۔ یہ ژوب، میر علی خیل روٹ جو ہے میڈم! ایمیں، یہ ژوب سے دور استے جاتے ہیں ڈریہ اسماعیل خان۔ ایک via میر علی خیل پھر آگے کھجور کچ، پھر ڈی آئی خان اور دوسرا پھر ایک دانہ سر سے جاتا ہے۔ تو دانہ سر والا تو already نیشنل ہائی وے ہے۔ لیکن چونکہ مغربی روٹ بن رہا ہے جو ابھی ہم لوگوں کی یہ استدعا ہے کہ اس روٹ پر گزارا جائے۔ یہ میر علی خیل پر۔ ایمیں دو تین چیزیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ نمبر 1 تو یہ ہے کہ ژوب اور ڈریہ اسماعیل خان کے درمیان 70 کلومیٹر فاصلہ ختم یعنی کم ہو جاتا ہے۔ اور all over مغربی روٹ جو ہے اُسکا چونکہ ڈی آئی خان سے جب آپ موڑ لیتے ہیں، اس

طرف لے جاتے ہیں تو 140 کلومیٹر روت میں بھی کمی آ جاتی ہے۔ ویسے direct ڈی آئی خان سے 70 کلومیٹر ہے لیکن all over route کے اوپر جب آپ جا کر کے فائل ملاتے ہیں اُسکے یہ 140 کلومیٹر کا فرق پڑتا ہے۔ نمبر 1 یہ ہے کہ بہت بڑا فاصلہ ہے۔ اسکے مساوئے کوئی دوسرا روت available ہے نہیں۔ اور جو پرانا روت ہے، جو نیشنل ہائی وے ہے جو Prime Minister صاحب نے جوابی فتح کیا تھا۔ وہ ایشین بینک کے، ایک تولیبا ہے اور دوسرا دانہ سر کے پہاڑی سے گزرتا ہے۔ چونکہ final مغربی روت میں 6 لاکن ہونا ہے۔ اور ابھی بھی جوز میں acquire کر رہے ہیں وہ 6 لاکن کر رہے ہیں اور وہاں ریلوے لاکن نے بھی جانا ہے۔ وہاں تو وہی مشکل سے جو بندی ہے، وہی lines 2 ہی بنے ہیں۔ اور تو پہاڑی ایسی آئی ہوئی ہیں، اس وقت ہلکا half tunnel میں کام کر رہی ہے اور اُس کو کانٹن کی کوئی گنجائش نہیں ہے یا tunneling کرنا پڑیگا tunneling کرنے گے تو اسکے اوپر اتنا خرچہ آئیگا کہ وہ آپکے کوئی سے ژوب تک اور ژوب سے ڈیرہ اساعیل خان تک ایسی روت اسیں بن جائیگا۔ بڑی لمبائی tunnel اسیں۔ otherwise اس وقت 24 فٹ روٹ ہے اُسکو 48 فٹ ہونے کی گنجائش نہیں ہے 72 میں تو بالکل تصور ہی نہیں کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہ ایک۔ اگر آپ کبھی ان سے گئے ہوں۔ ڈاکٹر صاحب! گئے ہے۔ ادھر by road ہم جاتے ہیں وہ تو ایک طرف نیچے کھائی ہے، بہت بھی اور اوپر سے اس طرح کی پہاڑی آئی ہے۔ پہاڑی کو آپ نے مکمل کاٹنا ممکن ہے۔ پھر ریلوے لاکن کدھر سے گزاریں گے۔ تو ultimately یہ جو کھجور کچ والا روٹ جو ہے اور میرعلی خیل روت جو ہے مغربی روت یہ ہے۔ اس بار استینڈنگ کمیٹی اتنی آئی تھی یہ سینٹ کی، تو 1 تاریخ کو میٹنگ ہوئی تھی، جس کے اوپر وہ پرانی تحریک التواء بھی آئی، جس پر بعد میں بحث ہوگی، پھر یہ اسی روت سے گئے۔ جس میں سینٹر ز صاحبان تھے، چیئرمین بی ڈی اے تھا اور سیکرٹری نیشنل ہائی وے تھا۔ ان لوگوں نے جا کر کے feasibility بھی دیکھی، اور انہوں نے کہا کہ It is the only route جدھر آپ جاسکتے ہیں۔ تو لہذا اسکے اوپر اگر آپ بنائیں گے ایک تو all over route ایک تو فاصلہ کم ہو جائیگا ژوب تا ڈی آئی خان 70 کلومیٹر کم ہو جائیگا۔ تقریباً آدھے سے تھوڑا تقریباً 40 کم ہو جاتا ہے۔ اور overall route پر جو ہے تقریباً 140% کلومیٹر فاصلہ کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایگل صحیح ہو جاتا ہے، ڈی آئی خان بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے، ادھر مولانا صاحب لے جا رہے ہیں اپنی کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے گاؤں پر گزار دیں مولانا فضل الرحمن صاحب۔ ایک بہت بڑا کاٹ وہ بھی ہے۔ یہ عبدالخیل پر گزار دیں موڑوے کو۔ جس کی وجہ سے ڈیڑھ سو کلومیٹر کا فرق پڑیگا عبدالخیل پر اگر آپ لوگ لے جائیں گے۔ پتہ نہیں ہے کہ عبدالخیل میں اس نے کیا کروانا ہے

مودروے پر۔ یا اپنے گاؤں میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنانا ہیں یا کیا بناتا ہے، وہ تو ابھی کوئی منطقہ ہمیں سمجھنیں آسکی ہے۔ لیکن جہاں تک original route کا تعلق ہے وہ ادھر ہی جایگا، سیکرٹری، سینٹ کی قائمہ کمیٹی نے بھی visit کی تھی، جس میں ڈی سی، کمشنز بھی تھے اور سیکرٹری نیشنل ہائی وے، چیئرمین بی ڈی اے انہوں نے کیا اور سب نے انکو feasible قرار دیا۔ اب میں کہتا ہوں اسمبلی کے through اگر ہم اسکو fast track پر ڈال دیں اسکوفوری طور پر NHA جو ہے takeover کر لیں۔ جو بی ڈی اے already کام کر رہی ہے اسکے ساتھ انکا ترتیب بن سکتا ہے۔ وہ ایریا ہی بی ڈی اے ہی کریں، اُسمیں ہم مداخلت نہیں کروائیں گے۔ لیکن آگے پیچھے روٹ ہے وہ کسی اور طریقے سے نہیں ہو سکتے ہیں۔ ادھر اگر 12 یا 15 ارب روپے خرچ آتا۔ وانہ سر پر اگلا tunnel آپ بنائیں تو 100 ارب میں بھی نہیں بن سکتا ہے۔ اتنا بڑا tunnel بننے کا تو الہzlala جع عمل یہی آئیگا۔ جہاں تک مغربی روٹ ہے، مجھے personally pchte ہے کہ پرائم منسٹر صاحب کی ذاتی دلچسپی اُسمیں ہے۔ ہاں اگر NHA کا چیئرمین کوئی روٹے اٹکار ہے ہیں وہ پتہ نہیں اُسکی کیا problem ہے۔ لیکن Prime Minister کی ذاتی دلچسپی ہے مجھے کئی میٹنگز کا پتہ ہے کہ اس نے کہا ہے کہ یہ روٹ ہم نے جلد سے جلد شروع کرنا ہے۔ پتہ نہیں کہ نیشنل ہائی وے کا چیئرمین جتنے دن delay کرو سکیں گے یا نہیں کرو سکیں گے۔ لیکن اس بار سیکرٹری نیشنل ہائی وے آئے تھے اور انہوں نے اسکو کافی آسان بنایا ہے۔ تو اس حالت کو دیکھتے ہوئے ہم ایوان سے یہ سفارش کرتے ہیں کہ قرارداد کو منظور کریں تاکہ صوبائی حکومت فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ take up کر لیں کہ نیشنل ہائی وے فوری طور پر یہ روٹ یہ روٹ جو ہے اسکو over کر لیں اور تاکہ مغربی روٹ پر ہمارا کام صحیح بنیادوں پر ہو سکیں۔

میدم اسپیکر۔ سوال یہ ہے آیا قرارداد نمبر 66 منظور کی جائے؟ قرارداد نمبر 66 منظور ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب ابھی منظور ہو گئی ہے۔ آپ نے پہلے نہیں کہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں منظور ہو گئی۔ چلو بولیں پوائنٹ آف آرڈر پر۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، گواردہ و پیمنٹ اتحاری، بلوچستان ڈولپمنٹ اتحاری، کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری، بلوچستان کوشل ڈولپمنٹ اتحاری)۔ بات یہ ہے کہ میدم ہم تک اس روٹ کا تعلق ہے اور محرك جو وہ لایا ہے تم اس جھگڑے میں قطعاً نہیں پڑیں گے کہ CPACK کا روٹ تبدیل کیا جائے یہ ہماری اسمبلی کی بس کی بات نہیں ہے۔ وہ CPACK کے جتنے روٹس ہیں وہ NHA نہیں کر رہی ہیں ایک آدھ NHA کرتی ہو گی وہ سب دوسرے وہ کر رہے ہیں FWO اور وہ۔ ہم جہاں تک محرك کے ساتھ متفق

ہیں اس بات پر کہ یہ ژوب میر علی خیل جو inter-provincial specification ہے یہ روڈ موجودہ resources کے مطابق NHA کو دیا جائے تاکہ پرانشل گورنمنٹ کے پاس یہ CPACK کی بات، یہ نہ قرارداد میں ہے اور نہ اسکا ذکر ہوا ہے۔ ہم ڈیرہ اسماعیل خان کی اہمیت اور ژوب کے اہمیت مخصوص ایک روڈ سے کم نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ One has to go from Zhob, Mughalkote and Danasar, Dera Ismail Khan.

وہ انہوں نے FWO study کی ہے کہ یہ NHA سے کرائے جائیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بیشک بنایا جائے لیکن اس روڈ کو جس پر ہم کام کر رہے ہیں اُس پر بھی بھی کام شروع ہے NAB نے اسکی distance کم کیا تھا۔ اور thickness کم کیا تھا۔ چونکہ NHA والے efforts to make it as early as possible اگر ہم یہ لیکن resourceful provincial PSDP کے فنڈز سے بنائیں گے تو اس کم از کم دس پندرہ سال لگیں گے۔ یہ اہمیں صحیح ہے لیکن یہ کہ ہم ژوب ڈیرہ اسماعیل خان دانہ سر اور اسکا اہمیت کم کریں گے کہ یہ CPACK نہیں ہے یہ ہے۔ اس مشورے میں ہم شامل نہیں ہوئے محترمہ یہ آپ سے request ہے۔ لیکن جو قرارداد میں ہے کہ اسکو این اتفاق اے کو دے دیں۔ Yes agree۔

میڈم اسپیکر۔ اگر آپ پڑھیں۔ thank you very much۔ قرارداد منظور ہو چکی ہے اور انہوں نے اپنا point of view بتایا تھا کہ وہ اہمیت کی حامل ہے اُسکے interest میں مورخہ 5 مئی 2016ء کے اجلاس میں باضابطہ شدہ تحریک التوانجبر 1 پر دو گھنٹے عام بحث جو بھی اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ kindly اپنے نام مجھے بھجوادیں، تو میں اُسی ترتیب سے کروں گی۔ جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ میرے خیال میں جب تک وہ نام دے دیں تب تک میں ایک policy statement دینا چاہتا ہوں۔ Should I say?

میڈم اسپیکر۔ جی please۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ میڈم اسپیکر! ہمارے نزدیک یہ پارلیمنٹ سب سے بالاتر ہے۔ اور یہ پارلیمنٹ کے لوگ جو عوام کے نمائندے ہیں وہ عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔ کل میڈیا میں ایک نیوز آیا جس میں

ہمارے فناں سیکڑی کو arrest کیا گیا۔ اور اس سے رقم برآمد ہوئی۔ نیشنل پارٹی نے آج پارلیمانی گروپ کا سینئر دوستوں کا اجلاس کیا۔ اور ہم اس نتیجے پر پہنچ گئے۔ نیب کی یہ جو اقدام ہے ہم اس کو ثابت سمجھتے ہیں۔ چونکہ نیشنل پارٹی ایک جمہوری پارٹی ہے، اور نیشنل پارٹی کا کرپشن کے خلاف ایک بڑی جدوجہد کی تعریف کو رکھتا ہے۔ چونکہ یہ ملکہ ہمارے پاس ہے، فناں ڈیپارٹمنٹ، اور میں as Chief Minister اور میر مشیر خزانہ خالد لاگو صاحب ہم دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ اور ہم نے ڈھانی سال میں جتنا بھی good-governance کی کوشش کی۔ لیکن بد قسمتی سے بھیت وزیر اعلیٰ میں admit کرتا ہوں کہ میرے ناک کے نیچے اتابڑا کرپشن ہوا ہے اور میں اس پر لاعلم تھا۔ لہذا اس فلور پرمیں اپنے آپ کو، میر مشیر جس نے ہم نے رات ہی رات پارلیمانی تمام دوستوں کو بلا کے ہم نے یہ فیصلہ لے لی کہ جب تک نیب اس مسئلے کی مکمل تحقیقات نہیں کریگا۔ خالد کو استعفی دینا چاہیے ہمارے پارٹی نے رات کو فیصلہ کیا (ڈیک بجائے گئے)۔ تاکہ نیب ایک بالکل ایک غیر جانبدارانہ investigation کریں اور میں as Chief Minister کریں۔ اور خالد لاگو as مشیر ہم نے آپ کو اس فلور کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ نیب کے سامنے پیش کرتے ہیں اور پاکستان میں ہائی کورٹ سے لیکر سپریم کورٹ تک جو بھی کمیشن بننے گا، ہم اس کے سامنے پیش ہونے کیلئے تیار ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انتہائی بد قسمتی ہوئی کہ اتنی بڑی چیز ہوئی ہیں اور میں as Chief Minister کے پتھر نہیں چلا۔ دوسری بات اس پارلیمنٹ کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ نیب کو چاہیے کہ 2002ء سے لیکر آج تک بلوچستان میں جتنے کرپشن ہوئے ہیں ان کی investigate ہونی چاہیے ان کے ساتھ کوئی compromise نہیں ہونی چاہیے۔ اور ہم نیشنل پارٹی والے اپنے آپ کو سب سے پہلے پیش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور یہ بہت بڑا واقعہ ہوا ہے اور اتنی بڑی رقم ایک بیرون کریٹ کے گھر سے نکالنا یہ خود حکومت کے لئے ندامت ہے۔ میرے لئے ندامت ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم عوام کے دولت کے رکھوالے ہیں یہ ہمارے لئے بہت بڑی چیز ہے، تو میڈم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ہوا اس کی نیب بالکل غیر جانبدارانہ تحقیقات کریں اور جو بھی تعاون ہم سے مانگیں گے ہم تیار ہیں۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر۔ آغازیات صاحب! آپ اسی پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ اچھا اپوزیشن لیڈر صاحب آپ بولیں فلور آپ کے پاس ہے۔

شکر یہ میڈم اسپیکر صاحب۔! اللہ جل شانہ کا یہ فرمان مولا ن عبدالواسع (قائد حزب اختلاف)۔ ہے کہ آپ لوگ امتحان کو دعوت نہ دے دیں کیونکہ امتحان تو بہت بڑی چیز ہے اور انسان تو انتہائی کمزور ہے۔ مجھے

آج بھی ڈاکٹر مالک کی ہمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر مالک کتنے ہمتوں والے شخص ہیں۔ کوئی نہیں نے اس کے باوجود کہ اس فلور پر سب سے پہلے حلف اٹھانے والا شخص کہ ایک پائی ثابت ہوئی تو نیشنل پارٹی یہ کرے گی اور وہ کرے گی۔ سیاست کو چھوڑ دے گے Out ہو جائیں گے۔ ایک، اور انہوں نے ڈھائی سال انہی لوگوں نے وہاں سے اس طرح ماحول بنادیا جیسے بلوچستان میں سارے ہی گناہ کار ہیں اور یہ فرشتے۔ ایک دن میں نے اُن secret fund کی بات کی تو انہوں نے اتنا شور مچایا۔ لیکن ڈھائی سال سے شور مچانے والے آج معاملہ جب سامنے آگیا تو اور آپ کر کیا سکتے ہیں۔ میں آج اس فلور پر مطالبہ کرتا ہوں جب تک یہ ڈھائی سالہ حکومت کی تمام فائلز ہمارے سامنے رکھ دیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ ایک سیکرٹری کے گھر سے ٹینکی بھی بھری ہوئی ہے، انہیں بھی بھرا ہوا ہے، الماری بھی بھری ہوئی ہے۔ اگر ایک سیکرٹری اتنا مال لے گیا تو یہ بلوچستان کا کمزور ترین اور شریف ترین سیکرٹری سمجھا جاتا تھا، اس میں بہت بڑے بڑے لوگ اور مگر مچھ ہیں۔ لہذا ہم اپوزیشن آج چونکہ ہم نے ان لوگوں کو عزت کی نظر سے دیکھا اور ان لوگوں کو ہم نے کہا خدارا جمہوریت کو نقصان نہیں پہنچاؤ۔ اور ان لوگوں نے ڈھائی سال جو بلوچستان کا بیڑا غرق کر دیا۔ ہر ایک نے اپنی الماریوں اور صندوقوں کو بھر دیا لیکن بلوچستان کے لوگوں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا اور سارا development fund lapse کیا۔ لیکن ہم نے بارہ ڈاکٹر مالک سے کہا خدارا لوگوں کو پانی دے دیا جائے لوگوں کو روڑ دے دیا جائے، لوگوں کو بجلی دے دی جائے اور جتنے وہ الماری میں جوں تک کر سکتے تھے انہوں نے کر دیا۔ اور اگر کچھ نجع جاتا تھا تو وہ وہاں نواز شریف صاحب کو gift دے دیتے تھے۔ اور اس سے میڑو بس اسلام آباد کی بنی 25 ارب سالانہ یہ وہاں دے دیتے تھے۔ آج ہم بطور اپوزیشن یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس طرح نہیں چلے گا، میں اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ 2002ء سے لے کر جو corruption میں involve ہیں، میرے خلاف یہ سارے لوگ نیب میں جا کر بیٹھے کہ واسع، زمرک اور اسد ابھی تک جیل میں کیوں نہیں گئے۔ ابھی تک کیوں آزادی کے ساتھ پھر رہے ہیں۔ آپ نے ہمارے خلاف کیا کیا نہیں کیا supreme court تک آپ چلے گئے۔ آپ نے سب لکھ کر دیا کہ نیب والے فلاں محکمہ کو لے جائیں لیکن میں اللہ کا شکر گزار ہوں ورنہ اگر ان لوگوں کے بس میں ہوتا تو میں ایک گھنٹے کے لیے بھی اس house میں نہیں ہوتا۔ نہ میرے ساتھی آپ کے سامنے ہوتے۔ نہ وہ جمہوری لوگ آپ کے سامنے ہوتے۔ لیکن ہم تو ڈھائی سال سے اس کرب سے گزر رہے ہیں۔ میں اور میرے ساتھیوں نے 2002ء سے حکومت کی، ہم باہر ہیں آپ اور نیب والے اُس دور کی inquiry کر لیں، جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کر لیں۔ لیکن یہ لوگ سارے بیٹھے

ہیں، ایک خالد لونگو کو قربانی کا بکرا بنادیا کہتے ہیں کہ ہم نے اخلاقی طور پر یہ کیا۔ وہ تو ایک مشیر تھا اور مشیر کے اختیارات اُس میں کیا ہے۔ chief minister اس میں تھا اور میں کہتا ہوں کہ اگر ان میں اخلاقی جرأت کرتے ہیں تو آج اسمبلی میں مستعفی ہو جائیں۔ جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہوتا یہ مستعفی دے دیں۔ یہ قوم پرست جو بڑے بڑے دعویٰ کرتے تھے۔ جب تک یہ حکومت ہے نہ ہم احتساب سے مطمئن ہیں نہ ہم اس کا کارکردگی سے مطمئن ہیں نہ ہم اس پوچھ چکھ کو قبول کرتے ہیں۔ لیکن جناب اسپیکر ہمیں معلوم ہے کہ brief case کہاں سے ملے تھے۔ یہ میری معلومات ہیں کہ 40 ارب روپے جو اخبارات والوں نے پیدا کر کے سامنے لے آئے۔ یہ حوالے والے کو انہوں نے بُلا یا تھا جب یہ ایک ارب کا پیچ کی تیار کرتے ہیں پھر حوالے والے کو دے دیتے ہیں اور وہ دہی اور لندن وغیرہ لے جاتے ہیں۔ یہ تو ابھی ایک آخری پیچ کی تیار ہوئی تھی۔ جوں سے پہلے یہ سارے جو انہوں نے اربوں کا پیچ کی تیار کرتے تھے اور وہ یکمشت وہاں بھیجتے تھے۔ یہ تو آخری والا پکڑ لیا۔ اور یہ ایک سیکرٹری کے گھر سے پکڑ لیا۔ اگر سیکرٹری کے گھر میں اتنے ہیں تو chief minister کے گھر میں کتنے ہوں گے۔ کسی minister کے گھر میں کتنے ہوں گے۔ با اختیار لوگوں کے گھر میں کتنے ہوں گے۔ لہذا اہم امطالبہ ہے کہ حکومت میں ڈھائی سال سے جتنے بھی لوگ ہیں وہ مستعفی ہو جائیں اور نیب والوں کو کھلا چھوڑ دیں اور جا کر 2002ء سے شروع کر لیں میں ڈاکٹر مالک کی اس بات کی حمایت اور تائید کرتا ہوں۔ thank you

madam speaker.

میڈیم اسپیکر۔ میں لیاقت آغا صاحب پہلے سے کھڑے ہیں، اُن کو دعوت دیتی ہوں۔ آغاز یا لیاقت علی۔ میڈیم اسپیکر! آپ کا شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ مولا نا صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں جو تقریر کی میں appriciate کرتا ہوں۔ پشتو نواہ پارٹی میں فخر سے کہتا ہوں کہ میں قوم پرست ہوں۔ اور سب سے زیادہ ایماندار ہوں۔ اُس کا ثبوت وہ پریم کورٹ کا appeal ہے جس پر سابق حکومت کو suspend کیا گیا۔ کیا یہ مولا نا صاحب اس کا جواب دیں گے کہ کیوں اُن کی حکومت کو چار ماہ پہلے suspend کیا گیا اُس میں تم سب لوگ شامل تھے، تمہارے وہ وزیر وہ پارٹی کے لوگ، میں پھر کہتا ہوں کہ آج تک کوئی دینی جماعت کے علاوہ کوئی بھی minister سزا کے قریب گیا ہے۔ آپ کے دو ministers کو سزا ہو چکی ہے۔ یہ قوم پرستوں کی حکومت ہے جنہوں نے آج اس فور پر admit کیا کہ میں تحقیقات ہونے تک اپنے مشیر کو کہتا ہوں کہ وہ resign دے دے۔ یہ فخر کی بات ہے۔ آج جو شخص chief minister رہا ہے اُس نے رات استعفی دیا ہے اُس نے commitment کی ہے کہ نیب جب تک

تحقیقات صحیح کرے گا اُس وقت تک وہ مشیر نہیں رہے گا اور اگر خدا نخوستہ کارروائی ان کے خلاف ہوئی تو وہ resign دے دے گا۔ یہ ہماری commitment ہے، ہم اُس طرح نہیں ہیں کہ اقتدار سے چھٹے رہتے ہیں۔ ڈھائی سال تک آپ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں نہیں گزرے تھے جب یہ Public Accounts Committee نے کام شروع کیا تو آپ وزیر اعلیٰ کے پاس کل گئے اور آپ نے کل فریاد کی۔ آپ کل بول رہے تھے میرے خلاف تو یہ ہو رہا ہے یہ ناجائز ہو رہا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ کے تمام وزریوں کے flats لندن میں ہیں، میں ان کے نمبر بھی لے آؤں گا کہ وہ کس کے ہیں۔ اور گواہ بھی لاوں گا کہ کس کے سامنے یہ انہوں نے دیے تھے۔ مولا نا صاحب جذبات میں تقریر کرنا مجھے بھی آتی ہے لیکن ہم نے PAC کی meeting میں یہ چیز اٹھائی تھی کہ credit اسی قوم پرستوں کو جاتا ہے۔ آپ کے خلاف بھی ہو گا سب کے خلاف ہو گا۔ یہ paper میں آیا تھا اور خالد لانگو نے اس کی حمایت کی تھی کہ 2002ء سے 2015-16ء تک audit کروایا جائے۔ یہی چیز ہم نے auditor general کو بھیجی تھی۔ یہی ہمارا credit ہے۔ ہم نے اپنی حکومت کے خلاف خود لکھا تھا یہ letter۔ آپ نے تو 2016 سال میں PAC کی ایک meeting تک نہیں بُلائی۔ آپ اُس کے chairman تھے، کہاں تھی اُس وقت یہ خوداری۔ یہ ان قوم پرستوں کا credit ہے کہ انہوں نے PAC نے یہ letter لکھے۔ اس میں ممبروں کا کوئی تصویر نہیں ہے۔ اگر ہمارے خلاف کوئی بھی کارروائی ہوئی ہمارا نام کسی بھی کارروائی میں آیا، ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ جو آپ سزاد یہاں چاہتے ہیں ہم اُس کے لیے تیار ہوں گے۔ لیکن مولا نا صاحب آپ 16 سال تک اقتدار میں رہے۔

میڈم اسپیکر۔ آغا صاحب! مہربانی کریں۔ جی۔

سید آغازیاقت علی۔ میڈم اسپیکر آپ کا بہت شکر یہ۔ تو میں محترمہ آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پشتو نخوالي عوامي پارٹی کو اس میں فخر ہے کہ ہم قوم پرست ہیں۔ ہم سیاست کرتے ہیں اور ہم سیاسی طور پر اس کا مقابلہ کریں گے، سارے قوم پرست اس کا مقابلہ کریں گے۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر۔ جی خالد لانگو صاحب۔

میر خالد ہمایون لانگو (وزیر حکمہ خزانہ)۔ انْهُوْذِبِ اللَّهِ مِنْ أَشْيَطِنَ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ شکر یہ میڈم اسپیکر۔ میڈم اسپیکر! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ یہ آزمائش ہے نیشنل پارٹی پر مجھ پر میری ذات پر اور آج تک ابھی جو میں بات کر رہا ہوں الحمد للہ ابھی تک نیشنل پارٹی پر الزام ہے نہ مجھ پر کوئی الزام ہے لیکن یہ شاید پاکستان کی تاریخ میں یا بلوچستان کی تاریخ میں بہت کم ایسا ہوا ہوگا

کہ کوئی مجھے کے سیکرٹری پر کوئی ایسا ازام لگا ہوں یا کچھ ثابت ہو اور اس کا وزیر یا مشیر استعفی دیں اس کی مثال میرے خیال میں بہت کم ملتی ہے۔ ہم سب پاکستانی ہیں۔ اور یہ میں آپ کو افسن کہتا ہوں خدا کی قسم کہتا ہوں یہ تو کل میر حاصل خان اور ڈاکٹر عبدالمالک بلوج نے مجھے کہا کہ آپ مشیری سے استعفی دو اگر مجھے اسمبلی کی رکنیت سے استعفی کا کہتے اگر میں نہ دیتا تو میں اپنے باپ کی اولاد نہیں تھا۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ یہ میری جا گیر نہیں ہے، میری میراث نہیں ہے یہ اقتدار، یہ میں چلو نگا، اگر مشیر خزانہ رہتا بھی تو دوسال اور رہو نگا پھر کیا کروں گا میڈم اسپیکر مولا ناصاحب میرے بہت قبل احترام ہیں میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں میرا ان سے جو بھی سیاسی اختلافات اپنی جگہ لیکن اللہ جانتا ہے کہ میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں تمام اپوزیشن کا احترام کرتا ہوں لیکن میں آج فلور پر ایک اہم اعلان کرتا ہوں ایک challenge کرتا ہوں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں خدا کی قسم اگر ڈاکٹر عبدالمالک بلوج پر ایک لاکھ روپے بھی کرپش ثابت ہوئی کسی نے ثابت کی میں اپنی seat سے میں استعفی دوں گا۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں (ڈیک بجائے گئے)۔ کیونکہ کہ میں رہا ہوں ادھر باقی ضرور یہ چیز ہم admit کرتے ہیں میں admit کرتا ہوں being a Finance Advisor کہ اس میں میری کمزوری ہوئی ہے۔ اس میں میری کوتاہی ہوئی ہے کہ اتنی بڑی رقم میں کل سے امدادی shock میں میرا دل دماغ سب میں حیران ہوں کہ اتنا پیسہ کیسے آسکتا ہے کہاں سے آسکتا ہے۔ اللہ گواہ ہے۔ اور کہ کیوں کر ایسا ہوا ہے لیکن ہم اس کو admit کرتے ہیں۔ میں as a مشیر خزانہ اس چیز admit کرتا ہوں کہ اس میں مجھ سے کمزوری ہوئی ہے مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے کیوں میں اتنا Check NAB and Balance نہیں رکھ سکا۔ جس کو میں admit کرتا ہوں۔ لیکن میڈم اسپیکر! NAB ہمارے ملک کا آرہا ہے پاکستان کا ادارہ ہے یہ کسی اور ملک کا یا ہندوستان کا ادارا نہیں ہے کہ یہ ضرور آ کے مجھے پانی چھڑائی گی، تحقیقات کرے گی مجھے امید ہے میں توقع کرتا ہوں کہ صاف شفاف تحقیقات ہوں گے۔ اور اگر جب بھی NAB کو ضرورت ہوگی جب وہ مجھے بلائے گا جس چیز پر جب بھی میں ان کو کہتا ہوں کہ میں حاضر ہوں میں جاؤں گا اپنی صفائی دینے کے لیے تیار ہوں اور کوئی اور ادارہ عدالتیں ہوں سکتا تھا میں بھی کہہ Anticorruption CMIT ہو میں ہر جگہ جانے کے لیے تیار ہوں میں بھی ڈھیٹ بن سکتا تھا میں بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ سیکرٹری نے کیا مجھ پر تو ابھی تک ازام نہیں ہے لیکن نہیں محترمہ، میڈم اسپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے باپ دادا نے کہا تھا میرے باپ دادا وزیر نہیں تھے میرے پاس بھی آگے گا رنگ نہیں ہے آنے والے ایکشن میں کیا پوزیشن ہے کہ جیتوں گانبیں جیتوں گا لیکن عزت سب سے بڑی چیز ہے سب سے بڑی

چیز commitment ہے اور مجھے یہ سکھایا گیا ہے میرے قائدین نے یہ سکھایا میری پارٹی نے یہ سکھایا کہ عوام کی خدمت اور جہاں آپکی غیرت کا سوال ہو جہاں آپکی ضمیر کا سوال ہو ادھر پھر compromise نہیں کرنا چاہیے۔ تو میں نے کل اپنے قائدین کے حکم پر استغفار دیا ہے اور میں اُس وقت تک، یہ جب تک NAB پوری تحقیقات نہیں کر لیتا جب تک یہ تحقیقات ختم نہیں ہوتی میں اس سے علیحدہ رہوں گا باقی جو پارٹی کی جو Policy Statement تھی وہ میرے قائد floor on دی ہے۔ شکر یہ میدم اسپیکر۔

میدم اسپیکر۔ زمرک خان اچکزئی صاحب۔

انجیسٹر زمرک خان اچکزئی۔ شکر یہ میدم اسپیکر۔

میدم اسپیکر۔ زمرک خان اچکزئی صاحب آپ اسی پربات کریں گے یا آپ؟

انجیسٹر زمرک خان اچکزئی۔ جی اسی پربات کرنی ہے۔ یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔ چھوٹا مسئلہ تو نہیں ہے۔ میں اتنا کہوں کہ اس میں کچھ چیزیں ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ممبرز جو بیٹھے ہوئے ہیں خود Public Accounts Committee نے جو بالکل رپورٹ دیں وہ تو ہم مانتے ہیں کہ اچھا رپورٹ دیا اور آغازیافت صاحب اُس کو مان رہے ہیں۔ کل اس پر بھی جگدا ہوا کہ غلط رپورٹ کیوں ملے، انہوں نے کہا ہمیں نہیں ملی ابھی تو خود تسلیم کیا کہ ہم نے یہ رپورٹ دی۔ ہم appreciate کرتے ہیں اس پر آپ کو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ یہ غلط آپ نے رپورٹ دی وہ تو آپکا اپنا کام ہے۔ لیکن میں ایک بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ مشیر صاحب میرے بہت اچھے دوست ہیں اور بہت اچھے انسان بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بہت اچھے انسان ہیں ہم politics کرتے ہیں اور سیاست میں ہمارے دعوے یہ ہوتے ہیں کہ جب یہ شروع ہوا تو corruption کی بات ہو رہی تھی اور ان پر بھی جوازات لگے ہیں جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ مشیر کے پاس کیا اختیارات ہوتے ہیں؟ میں یہ پہلے پوچھنا چاہتا ہوں؟ یہاں مشیر بیٹھے ہوئے ہیں زیادہ طریقہ ابھی یہ cabinet کا حصہ بھی نہیں ہوتے جب تک ان کی نوٹیفیکیشن نہیں ہوتی ہے کہ یہ منسٹر کے برابر ہو کہ اُس cabinet کا حصہ بن سکتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ مشیر اگر وہ مانتے ہیں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے یا مجھ سے وہ ہوئی کچھ departments ہوتے ہیں، اُس نے تو مان لیا کہ اُس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو اخلاقی طور پر اپنے آپ کو احتساب کے حوالے کے بہت اچھی روایت اُس نے رکھی۔ پھر میں کہتا ہوں جب یہ گورنمنٹ بنی 2013 میں، تو جب اس فلور پر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے یا ہمارے جو سینئر منسٹر بیٹھے ہوئے تھے جو ابھی قوم پرستی کا دعویٰ بڑے بڑے کر رہے ہیں، قوم پرست میں بھی سب سے بڑا قوم پرست ہوں، ہر ایک انسان قوم

پرست ہوتا ہے۔ یہیں ہوتا ہے کہ کوئی کہیں سے آ جاتا ہے اور اس کے قوم کا پتہ نہیں ہوتا۔ ہر ایک انسان کا یہاں قوم کا وہاں کے قبیلے کا سب معلوم ہوتا ہے ہر ایک کو۔ لیکن جب وہ اس فلور پر اس سامنے seat پر ہوتے تو ہم پر اعتراضات لگتے تھے، ہم بھی یہیں کہتے کہ ہم فرشتے ہیں۔ پچھلی گورنمنٹ کی کس چیز پر کوئی وہ بھی انکو پتہ ہے کہ law and order کی situation جہاں پر جنازے پڑے ہوئے تھے اس لئے گورنر راج لگائی انکی شاید معلومات کم ہے تھوڑا اپنی معلومات میں اضافہ کریں جو کرپشن کی بنیاد پر ختم نہیں ہوئی تھی۔ نہ مجھے لٹکایا گیا نہ انکو لٹکایا گیا نہ کسی اور کوئی لٹکایا گیا۔ اور جو بھی ان کے خلاف آج ہمیشہ یہاں پاکستان میں کرپشن کے خلاف جبکہ cases چلتے ہیں تو گورنمنٹ ختم ہو کے پھر چلتی ہے۔ پھر انکے cases ہوتے ہیں ان کی فائلیں اٹھاتے ہیں انکا system ہوتے ہیں۔ آج تو sitting میں فرق Government کے دوران یہ واقع ہوا ہے۔ اور پھر میں نے ایک بات کی departments ہوتے ہیں، کوئی labour کا ہوتا ہے، کوئی R & B ہوتا ہے، کوئی irrigation ہوتا ہے، کوئی agriculture ہوتا ہے، پھر آکے Finance اور P & D جو ہوتے ہیں یہ ایسے direct ہوتے ہیں جو involve ہوتے ہیں۔ اس میں جتنی departments ہوتی ہے بلوچستان کیلئے funding ہوتی ہے اور P&D Approval دیتی ہے اور finance release دیتی ہے۔ یہ وہ حکم ہے جو کسی کی corruption کسی سے چھپ نہیں سکتی اگر ہم ابھی ایک آدمی کو جا کے اُسکے ذمہ دار ٹھہرا میں کہ آپ نے کیا ہے۔ میں تو صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ کہتے تھے کہ اتنے لاکھوں کے pipes آپ لوگ لے گئے، سب چیزیں ہمارے سامنے ہیں۔ کون Mega Project ہوا ہے میں آج پوچھتا ہوں بلوچستان میں ڈھائی سال میں کوئی project بتا دیں۔ اس floor پر میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کون کام ہوا ہے؟ یہ نالی road یہ ہوا ہے؟ یہ اس پر کچھی corruption کتنا ہوا ہے؟ یہ بھی NAB کو کہتا ہوں انکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ سب چیزوں کو اٹھالیں، وہ PPRA Rules کو جو ختم کر کے اُنکے خلاف کارروائی کی ہوئی ہے۔ ایسے مگکے ہیں جو ہزار Million اسی بلوچستان میں 600,650,700 ابھی آنے دو، تھوڑا صبر کرلوں کہ کیا کیا آرہے ہیں۔ یہ PPRA ignore کر کے یہ tenders ہوئے ہیں۔ وہ adjustment بلوچستان میں اس گورنمنٹ Rules میں ہوئی ہیں میں دعوے سے کہتا ہوں، میں یہیں کہتا ہوں کہ میں کسی پر الزام نہیں لگاؤں گا نام نہیں لونگا، انتظار کروں گا کہ کون کون سے آرہے ہیں۔ ابھی آنے والے ہیں۔ ابھی آپ کے ایسے bureaucrats میں اس

کہتا ہوں کہ bureaucrats کو پھر جو آگر منسٹر اور وزیر اعلیٰ نہ ملا ہوں سوال floor bureaucrats کو پیدا نہیں ہوتا کہ ایک آدمی یہ کام کریں۔ اگر bureaucrats منسٹر کی بات نہ مانے، تو منسٹر نہیں کر سکتا ہے، اگر منسٹر bureaucrat کی بات نہیں مانے تو وہ نہیں کر سکتا ہے۔ یا اگر ہم ایسی باتیں کرتے ہیں جو آنکھوں میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ غلط ہیں۔ پھر جب اس finance کو آپ دیکھ لیں وہ department ہے جو میرے خیال سے دُنیا میں اور ہر جگہ ہے ایک ملک میں ایک صوبے میں اُس گورنمنٹ کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ جی مجھے کچھ پیچہ نہیں تو کیسے پیچہ نہیں پھر تو آپ نااہل ہو گئے نہ پھر تو استغفاری دے دو نہ پھر سب کو تو استغفاری دینا چاہے کیوں آپ نے خود تسلیم کیا کہ میں نااہل ہوں تو پھر کرپشن کی کیا بات ہے، کرپشن چھوڑوں پھر ڈاکٹر صاحب کو میں خود کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب آپ نے کچھ کرپشن نہیں کیا، میرے معلومات کے مطابق۔ میں یہ نہیں کہتا ابھی مجھے تو اندر کی باتیں تو نہیں پڑتے ہے، لیکن اتنا مجھے پتہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس چیز میں شاید ان کو پتہ نہ ہو لیکن جب کوئی چیز اٹھتی ہے جب کسی گھر کے کسی کے ملک سے خان سے سوال ہوتا ہے کہ جی آپ نے اپنے قبیلے کو نہیں سنبھالا! آج آپ نے در پر کر دیا تو میں آپ کو ڈاکٹر صاحب یہ کہتا ہوں کہ آپ کے cabinet جو آپ کے معلومات کے بغیر آپ کے پیور کر لی کر رہا تھا آپ کو نہیں ہوا یہ تو نااہلیت ہو گی، تو پھر اس بنیاد میں آپ پر کرپشن کا الزام نہیں لگاتا ہوں لیکن آپ نے سنبھالا نہیں ڈھانی سال اُس کو آپ نے کس طریقے سے اُس کو چلا�ا، غلط طریقے سے اُس کو چلا�ا۔ مولانا صاحب کی بات کرتے ہو مولانا صاحب نے APC میں کہا، مولانا صاحب پر اور مجھ پر تو آپ لوگوں نے الزامات لگائے۔ مولانا صاحب نے تو یہی کہا کہ آپ نے غلط الزامات لگائیں کہ پھر ہم لوگوں پر خوش ہو رہے تھے ہماری جو ہنسیاں اڑھار ہے تھے کہ جی مولانا صاحب گیاز مرک گیا اور فلاناں گیا اور سردار عبدالرحمن کھمیر ان صاحب گیا۔ بابا یہ نہیں مانا چاہیے ہم سب دوست ہیں ہم ایدھر بیٹھے ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ یہی جو کرپشن ہوتا ہے یہ ناسور ہوتا ہے بالکل یہ دہشت گردی بھی اس کی بنیاد ہے تو ہم کیوں ایک دوسرے کو الزام دیتے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں، کہ خالد لاگنو صاحب جو وہ غلط طریقے سے پھنس جائے۔ لیکن یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب جس طرح ہمارے مولانا صاحب نے یہ مطالبہ کیا کہ اُس گورنمنٹ کی جتنی بھی قوم پرست جو بھی اُس گورنمنٹ کے ذمہ دار لوگ تھے ان کو کم از کم اپنے گریبان میں دیکھنا چاہیے کہ کون سی گورنمنٹ ہے۔ ابھی پوچھتا ہوں کہ کیدھر گئی ابھی میں اُس طرف نہیں جاتا ہوں اُس سیکرٹری ایک منسٹر کی طرف ان سے پوچھتا ہوں کہ کہھر گئی وہ باتیں جو ڈھانی سال میں آپ نے کہا کہ ہم فری کرپشن بلوجستان بنانا چاہتے ہیں۔ ابھی کہھر گئی۔ آجاونہ یہ کوئی چالیس لاکھ کی

بات نہیں ہے یہ چالیس ارب روپے کی بات ہے ابھی تو صرف پتہ نہیں تین، چار، پانچ ارب کا آگیا بھی دیکھتے ہے کہ کتنا آتا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ ایک طریقے سے اپنی جو خامیاں ہیں اپنی جو کمزوریاں ہیں ان کو مان کے آگے چلنا چاہیے۔ اس طرح سے نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک دوسرے پر اڑاتاں لگائیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ نیب کھول کر 97 سے لے کر 2002 کو بھی چھوڑ دو 97 سے لے کے یاؤں سے بھی آگے 90 تک جاسکتے ہیں۔

سارے اٹھا لے cases لیکن کب تک، ڈھائی سال میں اتنے cases ہیں میرے خیال سے اُن کو فرصت نہیں ملے گی پیچھے جانے کے لیے ابھی وہ پتہ نہیں یہ کیسے اُن کو سنبھالیں گے۔ میں حق میں ہوں کہ وہ کر لے میرا بھی کر لے جب وہ احتساب کے لیے خود کو پیش کرتے ہیں، ہم بھی اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کرتے ہیں میں بھی minister revenue کا چکا ہوں ہیں، ہم بھی لوکل گورنمنٹ کے منسٹر رہ چکے ہیں ہمیں بھی یہ پتہ ہے کہ کیا الامنمنٹ revenue میں کدھر ہوئی کہ ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی زمینوں کی کتنی الامنمنٹ ہوئی کس طریقے سے ہوئے وہ نکالیں ایک فٹ بھی نکالو، گوادر سے لے کر چجن تک، چجن سے لے کر ژوب تک نکالو زمرک اپنا کہتا ہے کہ پانچ سال میں ایک فٹ نکال کر دیں دو اس اسمبلی سے اگر میں نے استعفی نہیں دیا تو میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں ہوں یہ میں آج فلور پر کہتا ہوں لیکن یہ بھی نکال کر دوں گا کہ ڈھائی سال میں کتنی الامنمنٹ ہوئی ہے کتنے قبضے ہوئے ہیں کس طریقے سے بنادیتے ہیں یہ سارا کرپشن ہے۔ کرپشن کس چیزوں کو کہتے ہیں میں تو نہیں کہتا ہوں کہ سارا پیسے آکے جو کسے میں بھرے ہوتے ہیں اس کو کرپشن کہتے ہیں۔ یقوم پرستی کا دعویٰ کرنے والے ایسے نہیں ہوتے ہیں ایسا نہیں جان اُن کی چوٹ جاتی کہ صرف داعووں سے فلور پر آکر کے بیٹھے جلوسوں میں بات کرے اور اخباروں تک اپنے بیانات کو جاری رکھے عملی اقدامات کرنے ہوئے اپنے میگا پر ڈیکلش دیکھانے ہوئے وہ پرانے منصوبے سارے دکھائے گئے جو ہمارے دور کے تھے۔ کانج کس دور میں بنا تھا تربت میں لور لائی میں کس دور میں بنا تھا پوچھ لے ہمارے treasury benches hospital میں ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں جو اس وقت بھی منسٹر تھے، اُن سے پوچھو کس وقت کیڈیٹ کانج کس دور میں بنے ہوئے ہیں۔ پوچھتا ہوں کتنے کیڈیٹ کانج اس دور میں بنے ہیں بتا دیں کہنے hospital اس دور میں بنے ہیں بتا دیں، کتنے بڑے بڑے روڈ اس دور میں بنے ہیں بتا دیں، لیکن وہ ڈھائی سالہ دور جو قوم پرستوں کا تھا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایک بہت ہی یہ آگئے تاریکی دور تھا۔ خدا ہمیں ان سے بچائے اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے اور ہر ایک کواس کرپشن کے جو ناسور ہے اُس سے بچنا چاہیے اور جو بھی محمد اس کی تحقیقات کر لے گی ہم اُن کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور قدم بڑائیں انشاء اللہ ہمارے اپوزیشن تو ان کے ساتھ رہے گی اور یہ

بھی مطالبہ ہے کہ اخلاقاً طور پر انہی سب کو جتنا بھی مولانا صاحب ہم ان کو میں second کرتا ہوں کہ استعفی دینا چاہیے کم از کم کہ جب تک یہ جو ہے ایک مہینے کے لیے یادو مہینے کے لیے احتجاجاً دینا چاہیے۔ نہیں جائے اس دفعہ بالکل یہ کام چھوڑ دیں چاہے پی اینڈ ڈی ہے فانس ہے ایگر لیکچرل ہے اریکیشن ہے جتنے بھی محکمے ہیں کم از کم ان کو یہ دیکھنا چاہیے، کہ ہمارے گورنمنٹ پر کون سے الزام لگائیں ہے ایک آدمی کا الزام نہیں ہے پورے گورنمنٹ پر الزام ہے thank you۔

میڈم اسپیکر۔ thank you سردار عبدالرحمن کھیڑان صاحب!

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- شکر یہ میڈم اسپیکر! آج اسمبلی کی کارروائی تو کچھ اور تھی لیکن اس بلوجستان کی بد قسمتی میں اس کو بلوجستان کی بد قسمتی کہوں گا اس کو کہ جو perception ہوئی تھی اسلام آباد level پر پنجاب میں کہ جی بلوجستان تو آپ اگر ترقیاتی فنڈ دینے گے بھی وہ کرپشن کے نظر ہو جاتے ہیں اگر ان کے جائز حقوق دینے گے تو بھی وہ کرپشن کے نظر ہو جاتے ہیں اور ان چیزوں کو base ہے کہ یہ صوبہ ہمیشہ مکوم رہا ہے۔ کل کے واقع نے وہ perception وہ جوان کی assumption تھی جو assume کر لیتے تھے اس پر مہر لگا دی گئی کہ واقعی جو یہ کہتے تھے جو یہ perception assumption تھی وہ تو بالکل صحیح ہے۔ میڈم اسپیکر! اہمارے حضرت قائد نے، زمرک خان نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے بات کی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ میں ایک واقع آپ کو سنا تا ہوں کہ بچپن میں ہم چھوٹے ہوتے تھے تو میرے تایا سردار ہوتے تھے تو ہماری زمینیں ہے گندم آتی تھی بڑے بڑے گودام ہیں آج بھی موجود ہیں۔ جب ہم لوگ بہت چھوٹے تھے تو تمیض کی جویں وہاں جو کاردار ہمارا گندم لے کر آتا تھا گودام میں ڈالتا تھا تو وہ ایدھر ادھر ہو جاتا تھا تالاکھوا ہوتا تھا تو ہم چھوٹی سی جویں بھر کے وہی گاؤں کی دکان پر یوڑی خرید لیتے تھے وہ ایک روٹی type کی بھی ہوتی تھی چاول کی بنی وہ کھالیتے تھے پنجاب سے اُس سینز میں کھجور آتی تھی وہ لیتے تھے۔ تھوڑے بڑے ہوئے پھر ہم نے جو اُس زمانے میں ملیشا کی چادر پہننا کرتے تھے تو وہ چادر بھر کے ہم اٹھا لیتے تھے پھر اور جب بڑے ہوئے تو پھر وہ کاردار اونٹ لے کے آتے تھے تو راستے میں ہم وہ اونٹ ایک طرف کر دیتے تھے۔ کل کا واقع وہی اونٹ والا سلسہ ہے۔ ہم دوست ایک دوسرے کے ساتھ فون پر بات کرتے ہیں، کہ کاش اتنا پیسہ یہ ایک سیکرٹری پیچاسی، پیچاسی کروڑ روپے گھر میں الماریوں میں سجا یا ہوا ہے، جائے نماز کے اندر لپیٹا ہوا ہے، کارکی ڈکی میں پڑھا ہوا ہے۔ اگر یہ اس کے پاس رکھنے کی جگہ نہیں تھی تو ہماری خدمات حاصل کر لیتا ہم رکھ لیتے۔ حیرانگی کی بات ہے میڈم اسپیکر! کہ یہ کوئی بینک ڈھینتی نہیں ہے ہم دوست بتیں کر رہے ہیں۔ ہمارے دوستوں نے بات کی ہے اُس طرف سے بھی بات

ہوئی ہے۔ اگر یہ نکل ڈھنپتی ہوتی تو جا کہ وہ ایک صندوق، چار صندوق اٹھا کے گھر لے آتا۔ یہ حکومت ہے۔ یہ حکومت نہیں تھی ڈھانی سال پیچھے۔ اس حکومت میں with due apologies میں اپنی پارٹی کی ایک بات کرتا ہوں کہ ہمارے ایک مولانا صاحب اُس وقت بہت پہلے شاید نواب گھنی کا زمانہ تھا ایسا اُس کو فناں کا دیا گیا اُس نے کہا کہ وہ خزانے کی چابی کو درہ ہے۔ یہ کوئی چابی نہیں تھی کہ اُس نے جا کے مشتق charge نے جا کے وہ چابی لگائی اور وہاں سے اونٹ لاد کے وہ نکل آیا۔ میڈم اسپیکر! آپ کو 15 سال ہو رہے ہیں اس ایوان میں آپ کا تیرtenure ہے ہم نے یہ داڑھی یہاں اس سیاست میں سفید کر لی ہے 57 سال عمر ہو گئی ہے ہمارے حضرت ہیں پچیس یا تیس سال سے یہ آرہے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھی ڈاکٹر حامد صاحب ہیں سردار مصطفیٰ ہے، جعفر خان بہت سینئر 6 دفعہ MPA بن چکا ہے۔ ایک عجیب ابھی تک دماغ ہی نہیں مانتا ہے کہ یہ سلسہ کیا ہے ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ اور پھر ڈاکٹر مالک صاحب نے بڑا اچھا فرمایا ہے کہ میں اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کرتا ہوں۔ مجھے جیرائی یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب وہ مشیر کی تو میں بات ہی نہیں کروں گا اُس کی، وہ پاس تھا۔ ڈھانی سال تک ایک دن ہوتا دو دن ہوتا تین دن ہوتے چار دن ہوتے ایک ہفتہ ہوتا ایک مہینہ ہوتا move ہوتا ہے میڈم اسپیکر! اُس پر approval ہوتی ہے۔ اُس کے roots کو پتہ ہے کہ P&D میں کیسے اسکی میں جاتی ہے وہاں PDWP کیسے ہوتی ہے Approval کیسے ہوتی ہے اُس کی limit ہے 50 لاکھ کی کیا ہے کروڑ کی میں کوئی teacher ہوں گے کہ میں دوستوں کو سمجھا ہوں سب کو پتہ ہے۔ یہ کون سا ایسا وہ ندی تھی کہ اُس میں پیسے ہی بیتے آرہے تھے۔ انہوں نے جان لگا کر کر نکال لیئے۔ میڈم اسپیکر میں گھر کا بڑا ہوں میرے گھر میں یہ چیز موجود ہے میں کیسے بری الزمہ ہو سکتا ہوں اس سے۔ آج پاکستان کی ساری اپوزیشن اکھٹی ہوئی ہے demand کر رہے ہیں کہ نواز شریف کا احتساب ہونا چاہیے TORs آگئے جی کمیشن بن گیا جی۔ نواز شریف پر تو کچھ بھی ثابت نہیں جائیداد اُس کے بیٹوں کے نام پر ہے لندن کی کوئی پر اپرٹی ہے وہ اُس کے بیٹوں کے نام پر ہے ذمہ دار نواز شریف کو قرار دیا جا رہا ہے کمیشن بن گیا نواز شریف پر بن گیا ہے اُن بچوں پر تو نہیں بنا ہے اُن کی nationality ہی نہیں ہے پاکستان کی۔ میڈم اسپیکر یہاں وہ ایک مثال ہے میں نے بھی لاء کیا ہے دوستوں نے بھی لاء کیا ہو گا وہ کہتے ہیں کہ جس وکیل کے پاس دلائل نہیں ہوتے وہ زور زور سے بولتا ہے نجیزار ہوتا ہے کہتا ہے یا اس کو کسی طریقے سے چُپ کر دو۔ زور زور بولنے سے یہ ڈھانی سال کی کرپشن میڈم اسپیکر نہیں چُھپ سکتی۔ اخلاقاً اگر یہاں ضمیر کسی کو ملامت کرتا ہے

- میں تو appreciate کروں گا خالد لانگو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ ایک مشیر ہوتے ہوئے اُس نے resign کر دیے within no time کیا۔ میرے حساب سے اُس ڈھانی سال کی جو cabinet تھی جو گورنمنٹ تھی، جو آج بھی واپس انہی پوسٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن سب کو اخلاقاً resign کرنا چاہیے۔ CM صاحب کو بولنا چاہیے کہ آپ اپنی نئی کابینہ تشکیل دے جب تک کہ نیب۔ میدم اسپیکر یہ حرمت کی بات ہے PND کو پتہ نہیں ہے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو پتہ نہیں ہے۔ چیف منسٹر نیپکشنس ٹیم کو پتہ نہیں ہے اپنی کرپشن کو پتہ نہیں ہے اور تین سال تک اور یہ ایک دن کا amount نہیں ہے میدم اسپیکر! کہ کوئی ایک ارب کی یادوارب کی یا پانچ ارب کی یا چھارب کی release ہوئی ہے اور سیکریٹری صاحب گیا ہے جا کے اُدھر سے بوریا بھر کے اپنے گھر میں پچاسی کروڑ ساڑھے آٹھو سو million rupees پھر ابھی تک تو doubt ہو رہا ہے میدم اسپیکر ابھی تو میری معلومات کے مطابق پانچ BMW latest documents نکل آئے ہیں اُس سیکرٹری کے ساڑھے آٹھو سو ایکڑ کو نکل کے چلتے ہوئے وہ نکل آئے ہیں، کہاں پر بیٹھے ہے اُس کے تین پاسپورٹ وہ بکٹے گئے ہیں پاسپورٹوں پر daily entry ہے اُس کی آج اُس کا ایک پاؤں ادھر تھا تو دوسرے دن سنگا پور میں تھا تیسرے دن دھی میں تھا۔ میدم اسپیکر میں اس کو اس طریقے سے پیش کروں گا کہ یہ فنالس ایک کنوں ہے پی اینڈ ڈی نے اس پر ایک بہت بڑا انجن رکھا ہوا ہے وہ اُس کنوں سے پاس سر کرتا ہے اور پھر اس ٹیوب دل سے آگے چھوٹے چھوٹے pipe lines ہے جو لوکل گورنمنٹ کو بھی جا رہی ہے ایریلیشن کو بھی جا رہی ہے مواصلات و تعمیرات کو بھی جا رہی ہے یہ تو کنوں پکڑا گیا ہے میدم اسپیکر یہ زہر ملا ہوا کنوں ہے۔ کرسی پر بیٹھ کے تحقیقات نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر مالک قوم پرست ہے۔ میں سمجھتا ہوں مجھ سے زیادہ کون قوم پرست ہے، میں ان سب کو کہتا ہوں کہ آپ لوگوں سے بہت زیادہ قوم پرست ہوں، قوم پرست کو نہیں ہے، قوم پرست تو چڑیا بھی ہوتی ہے میدم اسپیکر! چڑیا جب اس کا چھوٹا سا بچہ درخت سے گرتا ہے، تو وہ جتنی چڑیاں وہ چوچوکر کے وہ جمع ہو جاتی ہیں، قوم پرست وہ چڑیا ہوتی ہے، کہ ایک سانپ نظر آتی ہے تو وہاں ساری چڑیاں جمع ہو جاتی ہیں، دشمن قرار دیتے ہیں، وہ بھی قوم پرستی ہے قوم پرستی علیحدہ labile نہیں، کسی کو فخر ہونا چاہئے، ہر آدمی قوم پرست ہے، میدم اسپیکر یہ معمولی قصہ نہیں ہے، یہ پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا ہے، آپ history میں جائیں، آپ ماشاء اللہ بحیثیت پارلیمنٹری بحیثیت well educated آپکے علم ہے کہ آج تک آپ 68 سال کی پاکستان کی تاریخ میں دیکھیں وہ فوجیوں کا سلسلہ ہوا ہے اس کو چھوڑ دیں، وہ ان کا اپنا نظام ہے، وہ ان کیا اچھا کرتے کیا برا کرتے ہے، ہمیں اس پر بولنے کی اجازت

بھی نہیں ہے democratic setup میں میدم اسپیکر آپ مجھے ایک مثال اس floor پر بتا دے پر کہ اتنی بڑی کرپشن میگا کرپشن اور مشتاق رئیسانی ہم level balochistan level pakistan کے Headquarter لے گئے، وہ 2520 سال سے اس کو جانتے ہیں، کل اس کو نیب والے جب اٹھا کے بیہوش ہو کے گر پڑا۔ نیب والے پریشان ہو گئے کہ یہ تو مر رہا ہے، ہم کیا جواب دینے ادھر آفتاب مر گیا ہے، آج یہ ایک سیکڑی مر جائے گا، اور ہمارے اوپر ایک نیا الزام آجائے گا، وہ اتنا دلیر ہو گیا کب سے ہو گیا، یہ لوٹ موٹ سب چیز اٹھا کے لے گئے، میدم اسپیکر یہ تو پورا ایک bass پکڑا گیا ہے۔ اب اس کی روٹ کہاں کہاں جا رہی ہیں، ہمارے حضرت نے کہا اس میں کوئی ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ ممبر شپ سے استغفار دیں، آپ بادستور اس پارلیمنٹ کا حصہ رہیں، یہ جھنڈے چھوڑ دیں، وزارتیں چھوڑ دیں، اپنے کو احتساب کے لیے پیش کر یہ چونکہ پہلا پہلا target نیشنل پارٹی ہوئی ہے، اس کا پارلیمانی لیڈر یہ بیٹھا ہوا ہے، میرے خیال میں اسی فلور پر وہ اعلان کریں ہماری پارٹی جو ہے وزارتیں قربان کر رہی ہے، اور ہم اپنے کو احتساب کے لیے پیش کر رہے ہیں، تین مہینے چلے گی چھ مہینے چلے گی، سفید ہو کے نکل آئیں، clean ہو کے نکل آئے، بسم اللہ اپنی وزارتیں enjoy کریں، نہیں ہوئے، میں ڈھائی سال سے ضمیر کا قیدی بیٹھا ہوں یہ بھی بسم اللہ کریں، ان کے لیے بھی وہ کالے دروازے انتظار کر رہے ہیں، میدم اسپیکر،
میدم اسپیکر۔ سردار صاحب wind up کریں!

سردار عبدالرحمن خان کھتیران۔ بس میں دو منٹ اور لوں گا۔ ایک چیز آغا لیافت نے فرمائی ہے، میں اس کی وضاحت کر دوں، میرے حضرت قائد پارلیمانی لیڈر قائد حزب اختلاف پہلے تقاضہ کر کچے ہیں، جہاں تک کل کی بات ہے پرسوں میدم اسپیکر! جو اجلاس تھا اس چیز کا وزیر اعلیٰ صاحب گواہ ہیں اس کا تمام شاف گواہ ہیں، یہ گیلری گواہ ہے۔ کہ انہوں نے کل کے لیے ہمارے پارلیمانی لیڈر کو انہوں نے خود نامم دیا تھا، کہ آپ کل کا جو گزار کل ہے آسیں آپ تشریف لے آئے۔ آپ کے جو مسئلے مسائل ہیں۔ بیٹھ کے اس وقت تک یہ ایشو تھا ہی نہیں، تو PAC کے ڈر سے مولانا واسع صاحب کسی کے آگے نہ پہلے بھیک مانگی ہے، نہ کل بھیک مانگی تھی نہ سوال بعد کسی کے آگے بھیک مانگے گا، جب اس claer-cut floor of house کہہ دیا کہ میں احتساب کے لیے تیار ہوں، تو ہم جھوکی کسی کے آگے کرنے کے لیے کسی کے آگے نہ میرا پارلیمانی لیڈر جائے گا، نہ ہم جائیں گے اور نہ یہ جائیں گے، اس کی وضاحت ایک بات۔ دوسرا میدم اسپیکر! نیب ایک ادارہ ہے۔ سندھ میں عاصم حسین کا کیس چل رہا ہے، یا مختلف کیسز چل رہے ہیں، اس میں باضبط JIT تشكیل دی گئی ہے، joint

میں گزارش کروں گا floor of the house investigation team کروں گا chief minister کروں گا government of balochistan مسٹر صاحب demand سے government of balochistan موجود ہوتے تو آج میر leader of the house میں ڈیمانڈ کروں گا، کہ اس پر JIT بنی چاہئے اس نے not a single department no NAB JIT میں کام کرتے ہیں، اس پر JIT بنی چاہئے، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائیگا، میڈم اسپیکر یہ ایک ادارے کی باقی ہم آج تک نہیں بولے میں اس floor of house آج ایک بات چیلنج سے کہہ کے جا رہوں، لیکن میں disclose نہیں کروں گا ابھی پچھلے ڈھائی سال میں ہم ہمارے ساتھی کہہ رہے تھے کہ جی 2002 تک لیجاں میں، ہم کہتے ہیں جب سے پاکستان بنا 47 تک لیجاں میں، حضرت قائد اعظم سے شروع کر لیں، وہ مسئلہ نہیں، میڈم اسپیکر میں باوضو کھڑا ہوں میں اللہ کو حاضر ناظر جان کے کہتا ہوں، کہ جو دعویٰ کیا گیا تھا، کرپشن free ہم کرپشن نہیں کرنے دینگے، اس میں ایک فیصد اضافہ پچھلے تین سالوں میں ڈھائی سالوں میں ہوا ہے کی نہیں ہوئی ہے اگر یہ JIT بنی ہے، اس میں میرے پاس یہ رکا ڈر ہے، ان بورکری میں کہہ کر رہے ہیں، وہ کہاں تک جو جو بھی dealing ہو رہی ہے کہاں تک پہنچی ہے، میڈم اسپیکر انشاء اللہ اگر JIT بنی ہے میں بحیثیت witness اس میں اپنے کو پیش کرنے کو تیار ہوں، نیب کے پاس میں نہیں جاؤں گا، JIT بننے کی، جس میں مختلف ہونگے، میں پہلے شخص ہوں گا MPA as son of soulas proof میں دوں گا۔ کہ پہلے تین سال کرپشن کا کیا ریٹ تھا، اور جب پچھلے ڈھائی سال تین سال ہوئے، کون کوئی department میں کوئی سیکرٹری اس میں involve تھا کون سا ڈائریکٹر minister اس میں involve تھا کون سا ڈائریکٹر، کون سا چیز اسی involve تھا، یہ میں یک چیلنج کر رہا ہوں، باقی میری ڈیمانڈ یہ ہے کہ اس پر اخلاقاً ضمیر کو سامنے رکھے ڈاکٹر صاحب announce کر دیں۔ وزراء کو، جیسے سلام پیش کرتا ہوں خالد لانگو اس نے resign کریں اور اُس کے بعد یہ JIT بنے۔ thank you

very much

میڈم اسپیکر۔ مصطفیٰ ترین صاحب!

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (وزیر مکمل بلدیات)۔ میڈم بڑی مہربانی آج جو issue چل رہا ہے، یقیناً ممبران صاحبان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، حقیقت میں یہ ہے کہ نیب نے جو اقدام کیا ہے اس کو ہم لوگ سہراتے ہیں، کہ اس میں مزید وہ تیزی لا میں تاکہ یہاں جو کرپشن ہو رہی ہے یہ ہوا ہے، اس کو سامنے لا یا جائے

اور اس میں ہر پارٹی کی عزت کم از کم تو ان لوگوں کی نشاندہی تو ہو جائے گئی پارٹی میں، کہ ہمارے پارٹی میں کر پٹ لوگ کون ہے، اور جو کر پٹ نکلے گا، وہ عوام بھی اس کو مسترد کرے گے، پارٹیاں بھی اُس کو مسترد کریں، یقیناً دونوں طرف سے یہ دعوے ہو رہے ہیں، کہ آپ کر پشن کر رہے ہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کر پشن کر رہے ہیں، یقیناً اگر ہم لوگ صحیح معنوں میں ایک سیاسی ورکر کے حیثیت سے ہم سوچھیں، کہ کر پشن مختلف چیزوں کی ہوتی ہے، یہ نہیں ہوتا کہ خالی آپ نے پیسہ لیا، اور کام کر دیا۔ کر پشن یہ بھی ہے میڈم اسپیکر صاحبہ ہم لوگ سب ایک ہیں۔ یہی ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جو تھا یا ہے کو ہم لوگوں نے غلط کام اُن کے سامنے رکھے کہ مہربانی کر کے یہ کام آپ کریں، یہ بھی کر پشن ہوتی ہے، اگر ہم لوگ ہر ایک ملکے میں میں Minister، یہ تو وزیر اعلیٰ تھے، مولوی واسع بھی منظر رہ چکے ہیں، زمرک صاحب بھی منظر رہ چکے ہیں، ہم سے کتنے غلط تبادلے کروائے گئے ہم سے کتنے کام لوگ لے رہے ہیں، کیوں ہم لوگ کریں۔ اور میڈم اسپیکر صاحبہ یہ ہمارے خیال بلوچستان کی تاریخ میں آج تک اس کی مثال نہیں ملتی جو پیشل پارٹی نے مثال قائم کی یہ مثال ابھی ہر پارٹی آئندہ کیلئے قائم کرنی چاہئے، اس کی دفاع نہیں کرنی چاہیے۔ یہ ہمارے لیے فخر کی بات ہے، ہمارے صوبے کے لیے فخر کی بات ہے کہ جہاں بھی باقی صوبوں میں ہوا ہے، لیکن انہوں نے استغفاری آج تک نہیں دیا۔ بڑے بڑے حادثات ہوئے یہاں پچھلے ادوار میں کتنے بڑے حادثات ہوئے لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں رہی کہ وہ استغفاری دیتے، یہ وقت بتائے گا، آج ایک پٹی چلی تھی TV پر نیب کی طرف سے کہ سینکڑوں لوگوں کی نیب میں انکو اڑی ہو رہی ہیں، اور عنقریب انکو گرفتار کیا جائیگا۔ سینکڑوں کون ہیں۔ اس حکومت کی تو ایک کیس سامنے آئی، سینکڑوں کہاں سے نکلے کہاں سے نازل ہوئے امیدم اسپیکر آج تو ایک سیکرٹری کے ساتھ ایک بریف کیس نکلا، 12 ہوں جتنے بھی ہوں، لیکن ابھی مجھے یاد نہیں آٹھ مہینے یاد میں، بھی یہاں سے suitcase نکلے، جس میں کتنا سونا تھا کتنے ڈالر تھے کیا کیا تھا وہ کیس غائب ہو گیا، کدھر گیا وہ کیس، بندہ بھی پکڑا ڈالر بھی پکڑے، ہونے بھی پکڑئے، سب کچھ پکڑا لیکن کہاں غائب ہو گیا، اور وہ کون سی حکومت کی تھی یہ ٹھیک ہے ہمیں ایک دوسرے پر اتنا تو نہیں جانا چاہئے، ڈاکٹر صاحب نے کیا، زمرک کی بات کا میں تائید کرتا ہوں، آفرین دیتا ہوں، کہ انہوں کہا کہ میرے معلومات کے مطابق ڈاکٹر مالک صاف آدمی ہے، لیکن نیچے جو ہو رہا ہے یقیناً میں آپ کو بتاؤ یہ لوگ بھی وزیر رہے چکے ہیں، ان کے نیچے جو کام کر رہے ہیں، ان پر ان کا کنٹرول نہیں ہے میڈم میں آج یہ چیلنج سے کہتا ہوں، جتنے ممبر بیٹھے ہوئے ہے ان کا فائز المنشوں رہا ہے میرے خیال میں ڈاکٹر مالک وزیر اعلیٰ بھی تھا، آج نواب شاء اللہ بھی وزیر اعلیٰ ہے کون یہ کہہ سکتا ہے، کہ میں نے کمیش بن دکیا اپنے فنڈ کا کوئی کہہ سکتا ہے، کمیش کیا ہوتا ہے کمیش کر پشن

نہیں ہوتا ہے، میں کہتا ہوں کہ ہمارے فنڈ سے کمیشن لیا جاتا ہے، ہر بُرکے فنڈ سے کمیشن کاٹا جاتا ہے، اور یہ سب کو معلوم ہے ہر ایک کو معلوم ہے کہ کرپشن کس طرح کی جاتی ہے، مکملوں میں کس طرح کی جاتی ہے اور کون کرتے ہیں۔ اور میں خود یہ کہتا ہوں کہ میں ناظم تھا جناب اسپیکر! میں نے سب ٹھیکداروں کو ہم نے بولا ایک پیسہ بھی آپ نہیں دو۔ کمیشن آپ نہیں دو۔ لیکن ٹھیکداروں کے باوجود نہیں پتہ اور وہ جا کر کے ٹھیکدار ایکسین یا ایس ڈی او یا دوسرے کے گھر میں اُس کو پیسے دیتے تھے۔ کہ کون کر سکتا ہے۔ یہ جو کرپشن کا یہاں پر جو ماحول بنا ہوا ہے جب تک یہ نہیں روکے گا کہ کرپشن ختم نہیں ہو گا۔ ہر جگہ یہی ہے کہ اتنا پرسنٹ دو میں آپ کو یہ کام کر کے دیتا ہوں اور یہ percentage کون لیتا ہے یہ کام کون کرتا ہے۔ ہمیں حقیقت کی طرف آنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی ذاتی مخالفت نہیں کرنی چاہئے ہم بھی ایک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یہاں ہر کوئی جو بیٹھا ہوا وہ ایک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

میدم اسپیکر:- ترین صاحب منحصر کریں۔

وزیر گکھہ بلدیات۔ میں آخر میں زمرک صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں انہوں نے کہا کہ لوکل گورنمنٹ میں الٹمنٹ ہوئی ہے۔ یہ ڈھائی سال میں اگر ایک الٹمنٹ ثابت کریں میں استعفی دوں گا۔ جو اس سے پہلے ہوئی ہے۔ زمرک صاحب نے بھی کچھ الٹ کئے ہیں۔ دوسرے نے بھی الٹ کئے۔ مجھے چھوڑ دو مجھے ذرا بولنے دو۔ جس نے الٹ کی وہ پرانی حکومتوں کے دور میں الٹ ہوئی ہے جہاں ہو چکی ہے آپ نشاندہی کریں اگر ہم لوگوں نے اُس بخلاف کارروائی نہیں کی پھر بالکل ہم قصوروار ہیں اگر نہیں ہیں ایک دوسرے پر غلط blame جناب والا حقیقت میں ہروزیراپنے مکملے کا ذمہ دار ہوتا ہے ہماری لوکل گورنمنٹ میں سب کو پتہ ہے ڈاکٹر مالک کو پتہ ہے ہمیں اس سال پانچ ارب روپے ملے ہیں۔ پانچ ارب روپے ڈاکٹر صاحب کے قلم سے سب میونسل کمیٹیوں کو نہ ڈاکٹر صاحب پیسرہ گیا نہ میرے پاس وہ گئے چیزیں میں کے پاس، یقیناً جیسے کہ زمرک صاحب نے کہا آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔ ابھی ہمیں سمجھنا چاہئے ہمیں ہر چیز پر نظر رکھنی چاہئے یقیناً ہماری ڈھائی سال جو حکومت گزری ہے اس میں کرپشن کم ہوئی ہے ہم لوگ یہ نہیں کہتے ہیں کہ کرپشن ختم ہو چکی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کم ہوئی ہے اور اس کا ثبوت آپ یہ کیس نہ بنائیں یہاں ایک ادارہ نہیں ہے یہاں ایک ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے یہاں کتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں اور آپ یہ یقین کرے یہ سب تقدیق کر گئے کوئی دل سے تسلیم کرتے ہے، لیکن کوئی منہ سے کہتا ہے کوئی نہیں کہتا ہے۔ اس گورنمنٹ میں ڈھائی سال میں جتنے کرپشن کم ہوئی ہے ہم لوگ اس پر فخر کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے جناب والا کم لوث مارش رو ع ہیں اور ہم لوگ ایسے ہی میٹھے

ہوئے ہیں جو لے گیا وہ لے گیا ہوتا ہے کمزوریاں ہوتی ہیں کرپشن 100% ختم نہیں کی اس پر ہم لوگوں کو سب مل کر کام کرنا ہے۔ کہ ہم لوگ اس کرپشن کو ناسور کو اس صوبے سے پاک کریں گے۔

میڈم اسپیکر :- ابھی بھگنا last speaker of this thin کیونکہ میرے خیال میں دو گھنے جو بحث تھی وہ مغربی روٹ پر تھی نہ کہ اس issue پر لیکن پھر بھی میں نے سب کو بولنے کا موقع دیا۔

مفتی گلاب خان:- میڈم اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم اسپیکر:- آپ کی طرف سے باقی ساتھیوں نے بولا ہے مفتی گلاب صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مفتی گلاب صاحب آپ تشریف رکھیں۔۔۔ (مداخلت۔شور۔) ڈاکٹر حامد صاحب! The floor is with you

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر حکومت منصوبہ بنندی و ترقیاتی)۔ جناب اسپیکر ہم آپ سے دست بستہ استدعا کریں گے کہ اس کو قانون کے تحت چلا میں۔

میڈم اسپیکر:- جی آپ لوگوں نے یہ شروع کیا تھا حکومت کی طرف سے آپ لوگ ہی بولنا چاہتے تھے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر حکومت منصوبہ بنندی و ترقیاتی)۔ آپ کسی کو allow کرنے نہیں چاہتے تھا۔ اگر انہوں نے اس پر بحث کرنی تھی وہ اس پر تحریک التواکیر آتے۔

میڈم اسپیکر:- ٹھیک ہے thank دو گھنے بحث باضابطہ تحریک التواہ پر شروع ہوئی ہے۔ جان جمالی صاحب! بحث کا آغاز کریں you with The floor is rule۔ آپ بحث کس کے تحت کریں گے مفتی گلاب صاحب! آپ اس پر تحریک التوا لے آئیں۔ مفتی گلاب صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز۔ مفتی گلاب صاحب کا ایک بند کر دیں۔ please۔ جی جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی:- مفتی صاحب! تھوڑی اتنی بات نہ کریں کہ ایک دوسرے کی اتنی بے پرداگی نہ کریں کہ بات آگے نکل جائے۔ کیا بحث کریں گے۔ ایک معاملہ زیر تینیش ہے۔

میڈم اسپیکر:- مفتی صاحب! یہ ایجنس نہیں ہے جمالی صاحب! The floor is with you میر جان محمد خان جمالی۔ میڈم اسپیکر! آپ کی اجازت سے سی پیک اس دن بات چھیڑی گئی، صحیح طور پر time لی تھی۔ زمرک خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور میں ہاؤس سے چلا گیا تھا باقی دوستوں نے بھی کیا ہو گا۔ اور ایک ایسی بات کی سردار اسلام نے 2001ء سے وہ ہنگلو والی چڑائی کا راستہ بن رہا ہے خضدار اور رتوڈیرو کو ملانے کی یہ بڑی عجیب کیفیت ہے۔ ایوب خان کے دور میں ایک ہوتے تھے جسٹس کیانی۔ وہ کیاں

کے تھے۔ اور باہم جسٹس اس دور میں جب Judiciary نے اتنا نام پیدا نہیں کیا تھا۔ تو کیا ان ایران کے تھے۔ ایک کیس میں انہوں نے ریمارکس ہے۔ کہ بہت سے ادوار گزرے ہیں۔ ہم نے سنا تھا کہ لوگ سبز باغ دکھاتے ہیں ایوب خان کے دور ہمیں کالا باغ دکھاتے ہیں یہ میں پرانی طرف لے جا رہا ہوں۔ ڈاکٹر مالک چیف منسٹر ہے ڈھائی سال وہی ٹیم کے ساتھ آج نواب شاء اللہ ہیں تازہ تازہ چائنا سے دورہ کر کے آئے ہیں۔ ہم سبز باغ کی کیفیت میں ہیں یا کالا باغ کی کیفیت میں سی پیک کے حوالے سے یہ ذرا واضح کریں کوئی دوست جو یہ meeting attend کرتا رہا ہے۔ کیونکہ نہ آپ کے ٹینڈر ہوتے ہیں نہ کام۔ ابھی اُس دن ایک advertisement تھا کہ گوادر، تربت ہوسٹاب 193 کلومیٹر مکمل ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب 24 فٹ کا راستہ بنا ہے یا ہائی وے ہے یا ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ مکمل کیا ہو رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب ہمیں اچھزتی صاحب نواب جو گیزتی اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ یہ تباوون یونٹ کی باتیں ہم سنتے تھے کہ لاہور اس ملک کو چلا رہا ہے۔ وہ یونٹ کے دنوں میں۔ پھر ایسٹ پاکستان میں جو معاملات ہوئیں آپ کے سامنے پھر دونخت ہو گیا یہ پاکستان مشرقی پاکستان بن گیا، اور ہمارے جتنے بھی بزرگ یہاں کے اکثریت کے لوگ تھے ہمارے خواہشات شیخ محب کے ساتھ تھے۔ ہم چاہتے تھے کہ جو 1970ء کے ایکشن ہوا اس پر عمل کیا جائے اور شیخ محب کو اقتدار دیا جائے۔ وہ نہیں دیا گیا ملک کا حشر کیا ہوا آپ نے دیکھا میڈم اپسیکر عجیب کیفیت ہے اس وقت نیشنل اسمبلی میں 342 کے ہاؤس میں 172 ممبر پنجاب کے ہیں۔ چار یونٹ کے ہوتے ہوئے بھی اکثریت اُنکے پاس ہے۔ اور وہ اپنے فیصلے آپ پر کرتے جائیں گے انتظار بھی نہیں کریں گے۔ ڈاکٹر مالک نواب شاء اللہ چائنا کا تودور کرتے رہیں گے۔ لیکن Opening summary روڑ کی پتہ چلے کہ کہیں اور ہو گی۔ مولانا نفضل الرحمن، اے این پی کی لیڈر شپ function میں تو ساتھ ہونگے ٹوب میں۔ لیکن وہ تو روٹین کے روڈ بن رہے ہیں صرف ایک چیز ہمارے حتی میں یہ جاتی ہے۔ کہ کچھ بھی کرے گھوم پھر کر انہوں نے گوادر پر آنا ہے۔ ابھی ڈاکٹر حامد کی زندگی میں ہم گوادر پہنچے ہیں۔ ڈاکٹر مالک کی یا میرے زندگی میں سب سے سینئر ممبر سردار صالح بھوتانی ہے اُن کی زندگی میں تو بڑی بات ہو گی۔ واضح ہو، موقع پر جائے opening summary کرائے کہ take-off کرائے کاموں کا۔ یہ جلسے جلوس کبھی سکھر میں ہو رہا کبھی کدھر ہو رہا ہے۔ بھائی آئے بلوچستان میں کریں قلعہ سیف اللہ، یارو، سوراب میں کریں۔ کہ portion شروع کر دیں۔ اور اگر آپ لوگوں سے کام نہیں چلتا تو FWO سے جو کر رہی ہے اُس سے تیزی سے کرائیں۔ اور ساتھ ساتھ ہمارا جو نیو گلیس ائر پورٹ facility کو چلانے کا rend element کا

اُس کو training کریں۔ گواہ کے نوجوان مکران کے نوجوان آپ کے قلات، کوئی اور ثروت ڈویژن کے نوجوانوں کو ہائی وے اور ٹرانزٹ اور ٹریڈ کے بارے میں ٹریننگ کرائیں اُن کو تجربہ ہونا چاہئے کہ کیسے یہ چیزیں ہمیں handle کرنی ہیں اور جب بھی روڈ بیٹی تو خود بخود ترقی آتی ہے۔ ابھی ایم جنسی میں سیکورٹی اچھی ہوتی ہے سدرن کمانڈ کی وجہ سے اور ایف سی کی وجہ سے ابھی آپ night travelling بھی کرنے لگے ہیں یہ خضدار RCD پر تو آپ ایم جنسی میں اپنا patient ساڑھے آٹھ یا نو گھنٹے میں پہنچادیتے کہاچی باتی روڈ مجھے وہ دن بھی یاد ہے PIA میں آپ کا patient بک نہیں ہوتا تھا زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا وہ جانہیں سکتا تھا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہی پیک کا جتنا ڈرامہ چل رہا ہے زیارت وال صاحب آپ لوگ یہ function attend کرتے ہیں۔ آ کروہ ہمیں اعتماد میں لیں موقع پر Breaking summary کرائیں سینما نوغیرہ بہت ہو چکے ہیں۔ کہانی بہت ہو چکی ابھی عمل کرائیں طوطا کہانیاں کب تک چلتی رہے گی۔ تو ہمیں سبز باغ نہ دیکھائیں۔ نہ کالا باغ دیکھائیں۔ اور ہمارے ساتھ وہ رو یہ اختیار کریں کہ ہم بھائی ہیں۔ اور بلوچستان کے بغیر یہ ملک ترقی نہیں کرے گا۔ 1999ء میں موقع ملا تھا CM بننے کا باس Pakistan will only تو اسی پر ڈاکٹر مالک بھی اس چیز پر لگے رہے اپنے طریقے سے شاء اللہ خان بھی اسی طریقے لگرہیں گے۔ ابھی عملی چیزیں کرائیں ابھی ادھر تقریریں گے۔ پھر نشستاً گفتاً برخاستاً چلے جائیں گے۔ کوئی زیارت وال کا سینما نہیں جائے گا اسلام آباد میں ڈاکٹر مالک کو ہومن رائٹس بلا لے کر اچی میں نواب شاہو انی اپنے گاؤں چلا جائے گا۔ عاصم کرد گیلو اور کہیں نہیں جائے گا CM ہاؤس میں بیٹھے گا بہت چکر لگتا ہے وہاں کے یہ کام نہیں ہونے آپ مہربانی کریں عملی طور پر کام کریں مولانا واسع صاحب اور ایک یونائیٹ فرنٹ جس طرح آپ نے اختیار کیا ہوا بلوچستان کے حوالے سے ٹریڈری پتھر بھی اپوزیشن بھی نکل پڑے یہی ترقیاتی عمل ہے جو آپ کی زندگی میں ملنے لگا ہے۔

میڈم اسپیکر۔ لیڈر آف اپوزیشن۔

مولانا عبدالواسع۔ (قائد حزب اختلاف)۔ میڈم اسپیکر! آج اس اسمبلی میں جو کارروائی ہمارے

پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر مالک صاحب جو۔

میڈم اسپیکر۔ آپ پھر اسی پر بحث نہیں کریں۔

مولانا عبدالواسع۔ (قائد حزب اختلاف)۔ میں دو منٹ اس پر بات کروں گا۔ ڈاکٹر مالک صاحب نے جو کارروائی شروع کی تھی اپنے صفائی کے بارے میں اور ہمارے ساتھیوں نے جو بات کی اس سلسلے میں

بلوچستان صوبائی اسٹبلی

زمرک خان صاحب نے جتنی بھی حکمت عملی سے کام لیا جو بھی کچھ ہو کیونکہ جب وہ کریڈٹ لے رہا تھا۔ ڈھائی سال سے ہمارا دماغ خراب کر کے کہ میں نے کرپشن کو کیر کر دیا۔ اور اگر ایک پیسہ بھی ثبوت۔ میڈم اسپیکر۔ اس پربات ختم ہوئی مولانا صاحب اپلیز۔

مولانا عبد الواسع۔ (قائد حزب اختلاف)۔ میر اعرض سنیں سب کا ذمہ دار ڈاکٹر مالک ہے ہمارا مطالبه یہ ہے کہ جب تک ڈھائی سال سے جو حکمران جو منظر ہے جو کابینہ ہے وہ مستعفی نہ ہو جائے اُس وقت ہم اسمبلی کی کارروائی کو چلنے دیتے ہیں۔ اور نہ اسمبلی کی کارروائی میں شرکت کرتے ہیں جب تک کابینہ کامل مستعفی نہ ہو جائے۔ تاکہ آزاد ماحول بنا دیں کوئی اور ان کے لوگ بہت ہیں۔ باقی جو لوگ ہیں وہ بنا دیں جب تک کابینہ مستعفی نہ ہو جائے ایک بندے کو قربانی کا بکرانہیں بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اپوزیشن ان پیسوں کے ایک ایک پائی کا حساب لینگے۔ اور جب تک میں ڈاکٹر مالک سے قوم پرستی قید نہ کروادوں ہم اُس وقت تک ایوان میں نہیں بیٹھیں گے۔

لنصر اللہ خان زیرے۔ شکر یہ میڈم اسپیکر۔ ویسے مولانا صاحب اسکورنگ کیلئے چلے گئے ان کو تو وہ شاید اس طرح کر رہے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ آپ لوگوں میں سے کوئی اگران کو جائے اور ان کو لے آئیں۔ میرے خیال میں اپوزیشن جو ہے very much part of the Assembly تو اگر کوئی جائے اور ان کو لے کے آجائیں۔ جی زیارت وال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتول (وزیر مکملہ تعلیم)۔ ہم اسمبلی کے ممبرز ہیں۔ اسمبلی کے ممبرز کے ہوتے ہوئے جو کچھ ہوا ہے جس طریقے سے ہوا ہے عدالتیں بھی موجود ہیں۔ اور اجنبیاں بھی موجود ہیں۔ اب ایسی مطالبہ مولا نا واسیع کر کے ”کہ اُس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک یہ کیبنت مستغفی نہیں ہو جاتی“، تو یہ کیا پارلیمانی آداب میں یا ریلمانی جمہوریت میں اور یا ریلمانی نظام کیا یہ ممکن ہے کہ اگر آپ کا ----

(اس مرحلہ میں میڈم اپیکر ایوان سے باہر چلی گئیں اور میر عاصم کرد گیلو، چیز میں صدارت کی۔ کرسی پر متمن ہوئے)

جناب چیئر میں:- جی زیارت وال۔

عبد الرحیم زیارتول (وزیر مکمل تعلیم)۔ جناب چیئر مین! میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ ہم اسمبلی کے فلور پر ہیں اور یہ اسمبلی آپ کے صوبے کا سب سے معزز ایوان ہے اور اس ایوان میں آپ صوبے کے تمام چزوں کو

debate کر سکتے ہیں۔ میڈم اسپیکر! چلی گئی میں اسی وقت آیا۔ پوائنٹ آف آرڈر پر روز کے مطابق آپ اپنا سوال رکھیں گے اور اگلے والے سے اس کا جواب سنیں گے۔ تحریک التوانیں ہے قرار داد نہیں ہے۔ لمبی چوری باتیں نہیں ہوتی۔ اصول کے تحت آپ نے جانا ہوتا ہے اس کو چلانا ہوتا ہے۔ اب اپوزیشن کی حیثیت سے اگر ہماری ذمہ داریاں ہیں تو ان کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور ان ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے اب جو کیس ہے وہ کہاں چلا گیا ہے۔ نیب کے پاس ہے عدالت کے پاس چلا گیا ہے جب ایک چیز آپ کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اور کورٹ کے پاس چلا گیا ہے اب یہ تو عدالت کا کام ہے وہ آدمی جس کے بارے میں یہ الزم جواہنیا یہ ثابت کریگا کہ آیا وہ مجرم ہے آیا وہ ملزم ہے تو جب تک یہ معاملات کورٹ میں چلے جاتے ہیں اس بنیاد پر کسی سے استغفاری کا مطالبہ کرنا اس کو یہ کہنا کہ میں اس وقت تک اسمبلی میں نہیں آتا جب تک یہ کیبینٹ مستحق نہیں ہوتی۔ یہ کابینہ ان کی منت و سماجت سے نہیں بنی ہے ہم اسمبلی کے ممبران ہیں ہم اکثریت میں ہیں اور ہم نے ایک گورنمنٹ فعال کی ہے اور اس گورنمنٹ میں چیزوں کا غلط کام کا گورنمنٹ میں ہوتا رہتا ہے صرف یہ نہیں ہے کہ آپ کی اس پارلیمنٹ میں یا آپ کی اس اسمبلی میں یہ کام ہوا ہے۔ ایسے کام دنیا کے بہت سے ممالک میں ہوئے ہیں۔ اور انکو اسی بندی ہے۔ اور اس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ مولانا واسیع کا طریقہ کار جمہوریت سے پارلیمنٹی اصول سے اور اسمبلی کے روں کے بالکل برخلاف ہے اور اس میں یہاں پر جو جس طریقے سے وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ یہ اصل میں جمہوریت کی پامالی ہے اور جس کے کہنے پر اس نے یہ کیا ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ معاملات اس طریقے سے نہیں ہیں۔ نہ اس کے حل کا یہ طریقہ ہے جو بھی ہے جس طریقے سے ہوا ہے جس نے کیا ہے یہ آ جائیگا۔ جب کورٹ تک چلا گیا ہے آج کورٹ نے چودہ دن کاریمانڈ دیدیا ہے اس کو اور وہ ریمانڈ پر چلا گیا ہے تو معاملہ کورٹ میں ہے اسمبلی میں اب نہیں رہا ہے اسمبلی کے ساتھ اب اس کا کوئی تعلق نہیں ہے البتہ گورنمنٹ کے طور پر ایک سیکرٹری نے اس پر یہ الزم لگا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے اگر اس نے یہ کام کیا ہے تو عدالت جانے اس کا کام جانے۔ نیب جانے اس کا کیس جانے وہ ہو جائیگی۔ تو میں گزارش صرف اتنا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو طریقہ کار ہے اس طریقہ کار کی اپوزیشن کی جانب سے ایسی جذباتی انداز میں اعلان کر کے باہر جانا یہ پارلیمنٹی رادیات کے روڑ کے اور خود ان کے پاس جو ہمارے اسمبلی روڑ ہیں اس کی اس طرح خلاف ورزی ہے اور اس خلاف ورزی پر میں ان کو گزارش یہ کرتا ہوں کیونکہ ایک جمہوریت کے حوالے سے ہماری ذمہ داری ہے ڈیوٹی ہے۔ گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آئے اور یہاں بیٹھے اور باقاعدگی سے اس کا روائی کو چلا میں۔ دو مبرز جا کر ان کو لائیں ایک سردار اسلام بزنجو سے میں درخواست کرتا ہوں جناب چیری میں۔

ایک سردار رضا گھمہ سے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ وہ جائیں گے میں ایک چیز کی explanation کرتا ہوں۔ چیز میں صاحب آج ایڈواائز ری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں نیشنل پارٹی کی طرف سے، پشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے سردار بڑی تیج صاحب تھے۔ مالک کا کڑ صاحب تھے انپاز مرک صاحب تھے جعفر صاحب تھے۔ حاجی صاحب تھے۔ آپ یقین کریں کہ جب ہم نے آج کا جواب یہ نہیں دیکھا اس میں اس ایشونہ تحریک التواحتا نہ وہ بات کرنے کے موڑ میں تھے۔ میں نے مذاق میں کہا کہ یا! اتنا بڑا ایشو ہوا ہے، ہم پر اتنا بڑا الزام ہے کچھ تحریک التواحتا تھے۔ تحریک التوا کیا تھا کہ جی پچھلے دونوں ایک عورت نے جو اس کی دماغی حالت ٹھیک نہیں تھی اس نے اپنے چار بچوں کو جو ہے ناں اس پر ڈبوایا۔ وہ تحریک التوا تھا اور یا اتنا بڑا ایشو تھا اس میں کچھ نہیں تھا۔ یہ تو میں نے پوکنہ میری پارٹی نے مجھے ذمہ داری دی کہ میں بجائے میڈیا میں جاؤں بجائے میں دوسرا جگہوں پر، میں فلور آف دی ہاؤس پر جو کچھ ہوا ہے وہ میں نے بیان کر دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے debate شروع کی۔ وہ تو بالکل اس ایشو کو لانا نہیں چاہتے تھے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اتنا بڑا ایشو تھا۔ جو باہیکاٹ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن تحریک التوا بھی نہیں تھا۔ نہ کوئی ایشو تھا۔ میں نے آ کے وضاحت دی۔ تب یہ discussion شروع ہوئی۔ یہ ان کی جو سنجیدگی کی حال ہے۔ باقی الزام تراشی پر ہم نہیں جائیں گے۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ پارلیمنٹریں ہیں۔ آئے یہاں بات کریں تاکہ صرف ہم نے جو کچھ کہا ہے ہم اس کے پابند ہیں۔ صرف ہماری ایک گزارش پر وہ ناراض ہیں۔ کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر نیب investigation کر رہا ہے، ہم اس کو appreciate کرتے ہیں۔ دیکھیں ناں اگر اس بات پر ناراض ہیں کہ ہم نے 2002 کے شروع کیے ہیں تو اور بات ہے۔ بہر حال جو کچھ ہم نے کیا ہم committed ہیں۔

جناب چیز میں۔ اگر دو مردان جائیں ہمارے اپوزیشن کے ساتھیوں کے پاس زیارت وال آپ کی صدارت دو جائیں ان کو لا سیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر منصوبہ بنندی و ترقیات)۔ اپوزیشن نے جو طریقہ کا اختیار کیا ہے یہ سوائے اس کے کہ جمہوریت کی پامالی اور اپنی خواہشات اور حساسات کو اس پارلیمنٹ پر مسلط کرے۔ حضرت لیڈر آف اپوزیشن کے دو پیر امیر ایک وہ ہے جب یہ حکومت میں ہوتے ہیں جمعیت کا پارلیمانی لیڈر کا اس کے منسٹر کو فارغ کیا گیا اور چوری اور جھوٹ پر اسمبلی سے نکالا گیا اور ٹریبوئل نے ہائی کورٹ نے اور پھر پریم کورٹ نے

جناب چیئرمین۔ جمالی صاحب آپ بھی جائیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ آج میرے احساسات یہ تھے کہ اس بات کو اچھا لانا ہی نہیں چاہتا۔ آپ سی پیک پر بات کرتے جو آپ کے مستقبل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ عمر ہے جذباتی ہونے کی۔ یہ عمر ہے مولانا واسع کی جذباتی ہونے کی یا ہمارے آغازیاً تھے کی جذباتی ہونے کی۔ میں تو بالکل مجھے افسوس ہو رہا ہے مجھے تو سی پیک کی فکر ہے۔ یہ تو پھر کتنے الیکشن اور لڑیں گے جناب چیئرمین ایک جو اپنے صوبے کی فکر کرے صوبے کو بنائے جائے بھی تو جوابداری بھی آئی اب اس یہ نیچے کرو ہمیں پڑھتے رہیں وہ اس پر الزم اگاتا ہے یا اس پر الزم اگاتا ہے۔ ہم بلوچستان کی روایت یہ رہ گئی ہے۔ یہ ہم ٹاک شو زد دیکھتے ہیں پنجاب کے سیاستدانوں کی وہ اس طرح یہ بتائیں کرتے ہیں۔ کیونکہ معیار کے پیمانے اور ہمارے معیار کے پیمانے اور ہیں۔ ہم اپنے معیار اور پیمانے نہیں چھوڑیں گے ان کی خاطر۔ بہت شکر یہ۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ تو آپ کو فلورنہیں دیا تھا آپ کو کہا تھا کہ جا کے اس کو بلاو۔

جناب چیئرمین۔ جائے بلائے جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی۔ وہ raise ہی نہ کرتے یہ issue۔ انہوں نے اپنے خیال سے issue کیا۔ وہ issue سے مزید issue بنے۔ میں مولانا صاحب کی وزن دار شخصیت کو منانے کی کوشش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ thank you.

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر ملکہ منصوبہ بندی و ترقیاتی)۔ تو جناب اپنیکر! ان کے وقت کے سینگ مفسٹر ہیلتھ مفسٹر تھے اس وقت کرپشن جھوٹ اور دھوکہ دہی میں اس کو ٹریبونل ہائی کورٹ سپریم کورٹ اور پھر جب یہ لوگ اپیل میں گئے سپریم کورٹ میں اس نے ڈی سیٹ کیا اس کے باوجود ان کے پارٹی لیڈران بشمول ان کے اس وقت کے ڈکٹیٹر مشرف کے پاس گئے اس نے ایک پرچی پکڑا۔ جب یہ ڈی سٹ ہوئے تو ہمارے حلقة انتخاب پر الیکشن کا اعلان ہوا تھا۔ یہ لوگ گئے مشرف کے پاس مشرف نے ایک پرچی پکڑا۔ یہ پرچی یہ لوگ لے کے گئے چیف جسٹس کے پاس۔ چیف جسٹس نے اس فیصلے کو برقرار کھا اور ہمارے الیکشن کو نہیں ہونے دیا۔ ان کے اس وقت جب یہ اقتدار ہوتے وہ standard ہوتا ہے اس وقت جب آ جاتے ہیں جب ہمارا سابق وزیر اعلیٰ اپنے آپ کو اس کیلئے پیش کر دیتا ہے اپنے ایڈ واائزر ہو سیکرٹری ہو وہ جاتے ہیں ہم قوم پرست ہسٹری making process کے سے گزر رہے ہیں آج تک کسی نے استغصی نہیں دیا ہے آج تک کبھی کسی صوبے میں پر امن طور پر وزیر اعلیٰ کے معاملہ تسلیم نہیں ہوئے handover کرنے کے۔ جب ہم نے

بجٹ پاس کیا ہے۔ میں اپنے اس تقریر میں کہا علامہ اقبال کا یہ شعر۔ کہ مسجد تو بنائی ایمان کی حرارت والوں نے۔ من اپنا پرانا پارٹی برسوں میں نمازی بن نہ سکا۔ ہم نے تو ایک بجٹ پاس کیا کوئی زیادہ حصہ کوئی کم حصہ یہ سارے ہم لگر رہیں۔ میں نے **request** کی کہابھی عوام تک کیسے پہنچائیں گے چیف سیکرٹری کی یہ ذمہ داری ہے کہ تمام سیکرٹریز کو کمیشن اور فلانے سے روکیں۔ چیف منسٹر کی ذمہ داری ہے کہ تمام منسٹروں کو پابند کریں ہم ویکم کرتے ہیں پولیٹیکل پارٹی ایز پولیٹیکل کولیشن کہ نیب کو کہ وہ جو بھی **investigation** کرنا چاہیں کر دیں۔ ہم اس کو **welcome** کریں گے، ہم کبھی بھی کسی کے کرپشن کا **protect** نہیں کریں گے۔ مولانا واسع کی طرح۔ جناب چیئرمین ان کا ایک مبر جو منسٹر تھا آج تک پیروں پر ہے۔ کوئی پچیس سال سزا ہوا تھا پتہ نہیں کتنا ہوا تھا۔ اسی مولانا صاحب اور ان کے دو منسٹر ڈی سیٹ ہوئے تھے اسی کرپشن میں۔ اب اپنا باری جب آتا ہے وہ پیر امیر ہے جب ادھر ہمارے جناب چیئرمین۔

ڈاکٹر مالک سے فرمایا کہ نہ تحریک التوا ہے نہ قرارداد ہے۔ اس ایشون کو اگر چھوڑ دیں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ یہ ایک فقرہ اس وقت خوش ہوگا کہ ہم استغفی ہو جائے ان کو بولیں کہ آ و حکومت کرو۔ یہ محلی کی طرح جب اقتدار سے باہر ہوا ہے کوئی چالیس کے بعد اس کو سمجھنیں آ رہا ہے۔ جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب! آپ سے **request** ہے اس ایشون کو چھوڑ دیں تو بہتر ہے دوسرے ایشون پر آئیں، جی زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ جناب چیئرمین! آج جس تحریک التوا پر بحث ہوئی ہے وہ دراصل گوادر، کاشغر مغربی روٹ پر ہمارے دوستوں نے پیش کی تھی۔ اور اس پر آج اب دو گھنٹے کی بحث ہو گی۔ اور افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جن ممبران نے یہ پیش کیا تھا وہ تو خود چلے گئے بہانہ بنانے کر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مغربی روٹ نہیں چاہ رہے ہیں اور جبکہ ہماری طرف سے یہ ہماری پارٹی کی رہنماؤں نے حقوق کے جدوجہد کی اور آپ کو بخوبی علم ہے جناب چیئرمین کہ جب انگریز اس سرزی میں پر تھے جب یہاں کوئی چھاؤنی میں انگریز ہوتے تھے جب یہاں حکمرانی انگریز کے پاس تھی اس وقت جب آج جو پارٹیاں وجود رکھتی ہیں ان میں سے کوئی پارٹی اس وقت نہیں تھی اس وقت ہمارے رہنماؤں نے یہاں کے عوام کے لئے یہاں کے عوام کے حقوق کے لئے طویل جدوجہد کی اور ہمارے رہنماؤں کے بالخصوص خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی کی طویل قربانیوں کی بدولت انگریز کو اس خطے سے جانا پڑا۔ قومی حقوق کے لئے سماجی عدل و انصاف کے لئے

بھروسی اداروں کے قیام کے لئے اور آپ کو یہ پتہ ہے جناب اسپیکر کہ 1970ء سے پہلے یہاں کسی کے پاس کوئی ووٹ کا حق نہیں تھا اور اس وقت جب خان عبدالصمد خان اچخزی جیل میں پڑے تھے ووٹ کے لئے تو اُس وقت یہاں نہاد مذہب کے رکھوالے کہتے تھے کہ ووٹ غیر اسلامی ہے اور جب 1970ء میں خان عبدالصمد خان اچخزی شہید کی قربانیوں کے نتیجے میں ووٹ کا حق ملا اس صوبے کے عوام کو تو سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت بڑا کام ہوا۔ اور اُس وقت ان کا نعرہ تھا کہ ایک دم ووٹ اسلامی ہو گیا اور بھروسہ کا درخت پتہ وہ نہیں کہاں کا درخت ہو گیا۔ جیسے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا نشان کتاب جو ہے یہ نَعُوذُ بِاللّٰہِ قرآن ہے۔ لوگوں کو ورگا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ان حقوق کے لئے ہم نے طویل تاریخ رقم کی ہیں۔ آج مغربی روٹ کے حوالے سے چائنا پاکستان اکنا مک کو بڑو رکے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ اور ہم نے اس فور پر کہا تھا اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جب یہاں May first کو، ابھی سینٹ کی ایک کمیٹی آئی تھی اور آج وہ سینٹر صاحب خوش قسمتی سے یہاں ہمارے اس اسمبلی کا رواںی دیکھنے کے لئے موجود ہے۔ تو کمیٹی آئی تھی اس کمیٹی کی آپ رپورٹ دیکھ لیں اس میں کہا گیا ہے کہ اس مغربی روٹ پر اب تک کوئی کام شروع نہیں ہوسکا۔ دیکھو جناب چیئرمین! گوادر کا شعریہ جو روٹ ہے، یہ پہلی ترجیح تھی یہ پہلے نقشے میں تھا کہ اس روٹ پر چائنا بھی اس روٹ پر ان کو بھی آگاہی حاصل تھی کہ یہ مختصر ترین روٹ ہے اور چائنا میں جس علاقے کو وہ develop کرنا چاہ رہے تھے کا شعر اور سینکیان کے صوبے کو وہاں کوئی تیس کروڑ کی آبادی پڑی ہے اور یقیناً ان کا یہ تھا کہ یہاں سے ہم مختصر ترین روٹ پر جائیں گے مگر افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اب تک جو فیصلہ ہوا تھا 28 فروری کو اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنس ہوئی تھی۔ اُس کے اعلانیے کے مطابق پہلے ترجیح کے طور پر اس روٹ پر کام ہونا تھا مگر اب تک اس پر کام نہیں شروع ہوسکا کل ہی جناب وزیر اعظم نے سکھر میں جو افتتاح کیا غالباً کوئی چار سو کلو میٹر موڑوے وہ بنار ہے ہیں اور اس پر کم از کم کوئی تین سو انیس ارب روپے اس کی لاگت ہے اس کا مطلب ہے کہ وہاں ایک کلو میٹر پر کم از کم کوئی 80 کروڑ روپے لاگت آئیگی روڈ کے بنانے پر land-compensation ہو گی۔ جو بھی ہو گا اتنی بڑی رقم اور یہاں اس عوام کے لئے ہماری اس عوام کے لئے گوادر سے لیکر کوئی تک، کوئی سے لیکر ٹوب، ٹوب سے ڈیرہ اسماعیل خان پھر خبر پستونخواں کو مکمل طور پر ignore کیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین یقیناً یہ تحریک التواہیت کی حامل ہے آج اس صوبے کے عوام کی یہ آواز ہے آج یہاں جتنے بھی ممبر ان بیٹھے ہوئے ہیں اس صوبے سب سے مقدس ادارہ ہے یہاں یہ عوام بیٹھی ہوئی ہے عوام کے نمائندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ آج وفاقی حکومت کو وفاقی وزارت وہاں کے پلانگ کمیشن کو اس کے وفاقی وزیرا

حسن اقبال صاحب کو اس بہانے اور حیلے کی بجائے ہمیں بتانا چاہیے کہ تھی رقم اس آنے والے وفاقی PSDP میں رکھی جائیگی اور جو پچھلا ابھی روایت ہے اس میں کتنی رکھی گئی تھی تو یقیناً میں اس ایوان کی توسط سے مطالباً کرونا گا کہ حکومت وہ جو ہماری APC ہوئی تھی 28 فروری کو اسلام آباد میں جس میں وعدہ کیا گیا تھا اس کے اعلاء میں پر عملدرآمد کیا جائے thank you جناب چیرین۔

جناب چیرین۔ جی جعفر مندوخیل صاحب۔

جناب جعفر خان مندوخیل (وزیر حکومت مال و راپورٹ)۔ جناب اپنے سب سے پہلے تو میں آج جو تحریک التوا پر بحث ہو رہی ہے اس میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ محرك جو ہے ہمارے سینئر صاحب سعید مندوخیل صاحب کو بلوچستان اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں واقعی ان ایک خدمات جو ہے جیسے ابھی نصر اللہ صاحب ذکر کیا، بہت زیادہ خدمات ہے اس لیوں پر کہ یہ مغربی روٹ ہر صورت میں بنے اور پر یکیکل ادھر سینٹ میں اسلام آباد میں بیٹھ کر کے کافی انہوں نے ان چیزوں پر زور بھی دیا ہے مغربی روٹ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مساوئے کوئی دوسرا روٹ بن ہی نہیں سکتا ہے وہ جو موڑو زیر وغیرہ پنجاب وغیرہ سندھ میں جو بن رہا ہے یادوں سے نام تو مغربی روٹ کا دیا لیکن ان کے internal roads ہیں ابھی نصر اللہ صاحب نے کہا اس میں تقریباً بارہ سوارب روپے خرچ ہو گئے کہاں تلا ہو رہا ہے پر اس کو چاہے آپ مشرقی روٹ کا نام دیدیں چاہے دوسرا دیدیں کوئی روٹ وغیرہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر مشرقی روٹ آپ کا آیا گا خضدار سے جائیگا و گلوپر۔ و گلو سے نیچے جمل مگسی پھر شہزاد کوٹ پھر شہزاد کوٹ سے یہ آگے ایبٹ آباد وغیرہ یا چاننا جائیگا اس طرح ابھی یہ جو شامل کر رہے ہیں شہزاد کوٹ ٹو سکھراں روٹ کے نام پر کوئی سمجھ نہیں آ رہی ہے شہزاد کوٹ تو ہے نہیں وہ سکھر تو اس روٹ میں ہے بھی نہیں وہ پتہ نہیں شامل کر رہے ہیں یہ مرکزی حکومت کے اپنے فیصلے ہیں بہر حال اپنے روٹ کا نام دیدیں ہمارے روٹ کا نام نہ دیں اس کو روٹ جو ہے وہ واقعی ایک یہی ہے جو کم ترین فاصلہ ہے تقریباً سات سو کلومیٹر کم ہے اس سے چاننا آنا چاہتا ہے اسی وجہ سے کہ بھی اس روٹ کے ایرے سے آنا چاہتے ہیں کہ اس کو فاصلہ کم پڑے پھر اگر وہ فاصلہ زیادہ کر کے دیدیں تو یہ کونسا فائدہ کمائیں گے کوئی انڈسٹریل میل سٹی لگانا ہو گا روڈ کے ساتھ انڈسٹریل میل سٹی کا کوئی فرق نہیں ہے یہ تو موڑوے بھی لا ہو، اسلام آباد موڑوے جو بن رہا تھا بولتا تھا کہ اس کے اوپر اتنے انڈسٹریل سٹیٹ بنیں گے فلاں بننے گا، فلاں بننے گا آج تک پچیس سال میں تو کوئی انڈسٹریل میل سٹیٹ نہیں بنائے ہے پھر پشاور اسلام آباد موڑوے تھا اس پر پھر انہوں کہا اور اتنے انڈسٹریل زون بنیں گے فلاں بنیں گے کونسا انڈسٹریل زون بننا ہوا ہے وہ ایسی خیالی تصور ہے ہم کہیں گے کہ ٹوپ میں انڈسٹریل میل سٹیٹ بننے گا یا ادھر بننے گا

لیکن یہ روٹ جدھر سے گزرے گا ان لوگوں کو فائدہ ہو گا ایک تو عوام کو فائدہ ہو گا ایک یہ روٹ کامیاب بھی ہو گا ایسا national راستہ جا رہا ہے اگر آپ ابھی مستونگ بولان چلے جائیں وہ دور پڑتا ہے بولان چلا جائے تو وہ نزدیک یہ اس کا بھی اسی طرح زیادہ تفصیل اور یہ ہاؤں میں پہلے بھی discussion اس کے اوپر ہو چکی ہے اس کے مساوئے کوئی راستہ نہیں ہے لیکن مجھے یہ بھی بتتے ہے وزیراعظم صاحب کی ذاتی دلچسپی بھی یہ ہے مجھے اطلاع ملی ہے لیکن کہیں جا کر کے پہنچنیں تارن کون ہے کوئی نیشنل ہائی وے کا چیز میں ہے وہ پھر اس میں ہنگی پنکی اس کو ادھر لیجاو اس کو ادھر لیجاو میرے ساتھ آج سینٹر سعید الحسن صاحب بھی یہی ہیٹھے ہوئے تھے آس میں سینٹر روزی خان صاحب بھی آئیے ہوئے تھے اور کچھ لوگ اور بھی آئیے تھے انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کی ذاتی دلچسپی اس میں ہے لیکن نیشنل ہائی وے اس کو divert کرنا چاہتی ہے۔ اپنے ایرے کے لئے اپنا ایریا develop کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ روٹ کا جو فائدہ ہے واحد ہی ہے اور یہ کامیاب ہو گا اس وارہم لوگ گوردار گئے تھے وہاں تمام چیزیں سامنے آگئی اسپیکر اس کے اوپر بولا تمام تفصیل انہوں نے بیاں کی گوارکی کامیابی کے ساتھ اس روٹ کا ہونا ضروری ہے otherwise گورادر بھی ایسے کامیاب نہیں ہو سکتا اور روٹ اس وقت بنے گا جب گوارکا میاب ہو گا تو اس روٹ کا کوئی فائدہ ہو گا کیونکہ ادھر کوئی لنگر انداز ہو گا ادھر لے آتا تھا کوئی اس میں کوئی دورانے نہیں ہے اور نا شروع کرنا سمجھ نہیں آ رہی ہے بوتا بناوا بھی افتتاح ہوا ہے ٹوپ میں یہ تو پرانا اس روٹ کا تھا کیا کہتے ہیں ایشیں بینک کا پراجیکٹ تھا روٹ کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ جیسے روٹ کے نام پر منظور ہوا ہے لیکن ہاں مستقبل میں یہ سب اس کا حصہ ہونے گے لیکن اس کا فائدہ اس وقت ہو گا جب آپ اس کے لئے کوئی رقم رکھیں اپنے روڈوں کو تو سب کے ٹینڈر آپ لوگوں نے کروادیے اچھا کیا میں نہیں کہتا ہوں وہ بھی اس ملک کا حصہ ہے لیکن ہم بھی ملک کا حصہ ہیں یہ کس طرح انصاف چل سکتا ہے کہ ایک بھائی زمین پر بیٹھا ہو دوسرا ادھر الماری کے اوپر بیٹھا ہوا ہو کریں میں بھی نہیں تو یہ کس طرح چلے گا نہیں چل سکتا ہے، اس طرح تھوڑا انصاف کرنا ہو گا دیکھنا ہو گا یہ بھی اس ملک کا حصہ ہے۔ یہ پورا ایریا آپ دیکھ لیں ادھر سے خضدار سے ڈان وڈ جب آتا ہے قلات مستونگ پھر کوئی آتا ہے کوئی کے بعد قلعہ سیف اللہ پھر ٹوپ پھر ڈی آئی خان یہ پورا ایریا اس سے یہ cover ہوتا ہے۔ وہ پہلے آباد ہیں ٹینڈر ز آپ لوگوں نے روٹ کے کردیے اور خدا کرے اس روٹ پر کوئی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم کیوں اعتراض کرنے والے ہیں۔ لیکن یہ روٹ تو بنا لو اگر یہی نیشنل ہائی وے کو آپ نے روٹ کا نام دی دیا اور کچھ بنانا نہیں ہے موڑو نے نہیں بنتا ہے اگر موڑو نے نہیں بنے گا تو کس طرح لوگ آئیں گے کیا یہ اس سڑک پر گوارد سے ٹرینیک برداشت کر سکتے ہیں کہ ادھر سے ٹرالر چلے پھر کا شغرتک

جائیں وہ موجودہ سسٹم پر تو نہیں جاسکتے ہیں۔ اس میں تو آپ کو develop کرنا پڑیگا۔ جب تک موڑوے نہیں بنائیں گے اسی کو آپ نام دیں گے کہ مغربی روٹ ہے وہ ہے مشرقی روٹ، مشرقی روٹ پر تو آپ کا موڑوے six line سارے بن گے اور کوئی ٹینڈر ہور ہا ہے اور کوئی افتتاح ہور ہا ہے اور مغربی روٹ کا تو بھی تک کسی نے دیکھا بھی نہیں ہے یہ کیسے بن رہا ہے اس کو کوئی پریکٹیکل کرنا ہو گا کوئی PSDP میں اس کے لئے رقم پتہ نہیں فیڈرل PSDP میں انہوں نے کوئی رکھی ہے۔ جب تک اس کیلئے فیڈرل پی ایس ڈی پی میں اس کے لئے حصہ نہیں رکھا ہے۔ اس کے ٹینڈر نہیں ہوئے۔ فی الحال سب کچھ زبانی ہے اور کچھ بھی نہیں اس کو پریکٹیکل بنانا ہو گا اور اس تحریک اتوکی میں حمایت کرتا ہوں اور ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس کو قرارداد میں convert کر کے مرکزی حکومت کو بھجوادیا جائے اور تمام آسمبلی کی طرف سے کر دیا جائے کہ اس کے اوپر جلد جلد سے کام شروع کریں thank you Mr speaker۔

جناب چیئرمین۔ اور کوئی بولیں گے اس کے بعد ڈاکٹر صاحب Windup کر دیں گے ڈاکٹر حامد اچکزی صاحب۔ منظور صاحب بولیں اس کے بعد آپ Windup کر دیں ڈاکٹر صاحب۔ ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر مکملہ منصوبہ بنندی و ترقیات و بی ڈی اے)۔ جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ thank you

جناب منظور احمد خان کا کڑ۔ thank you جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں سینیٹر سعید مندو خیل صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں جو آج کا Topic ہے سی پیک کے حوالے سے۔ جو تحریک اتواء پیش ہوئی ان کے بھی ممبر ہیں اور یہاں آئیں ان کے ساتھ جو سینیٹر ہوتے انہوں نے دورہ کیا اور یہاں کا روٹ دیکھا اور ایک چیز جو سامنے آئی عوام کے۔ کہ جو سی پیک کے حوالے سے وعدے کیے گئے تھے روٹ کے مغربی روٹ کے حوالے سے وہ کئی پر بھی کئی نظر نہیں آ رہا۔ جناب اسپیکر اٹیٹی حوالے سے ایشیاء کا سپر پاور، معدنیات کی حوالے سے مالا مال ملک اور خاص کر ہمارا صوبہ دنیا میں جہاں کئی بھی جناب اسپیکر کوئی ایسا بڑا پروجیکٹ ہو یا منزراز ہو تو وہاں کے لوگوں کا سب سے پہلے حقوق ہوتا ہے، یہ سب کو پتہ ہے لاء بھی ہیں قانون بھی ہیں۔ لیکن اس ملک کی بد قسمتی کہوں گا جس صوبے کے جو منزراز ہوتے ہیں جو معدنیات ہوتے ہیں اس پر بھی بھی ان کا حق نہیں رہا گیا ماکانہ چوکیدار کی حیثیت سے تو ان کو رکھا جاتا ہے لیکن اس کے حقوق اس کے ملکیت تسلیم نہیں کی جاتی۔ چھوٹی مثال دوں گا یہیں کے حوالے سے 1952ء میں دریافت ہوا پورے ملک تک پہنچا اور بد قسمتی سے ڈریہ بگٹی بھی اس سے محروم ہے، اور کوئی نہ ڈسٹرکٹ، اغمبرگ بھی اس سے محروم ہیں۔ بلوچ بلیٹ ابھی بھی ایسے علاقے ہیں جس

سے محروم ہیں اور پشتوں بیلٹ میں ایسے گاؤں ہیں ایسے علاقے ہیں جو انہی بھی اس سے محروم ہیں۔ جناب اسپیکر! آیا اس صوبے میں اتنی الہیت نہیں کیا گیس کا جو مین آفس ہے وہ کوئی میں نہیں بن سکتا تھا بلوچستان میں نہیں بن سکتا تھا۔ اس کے الہیت بھی وہ آپ کو نہیں سمجھتے ہیں پھر آیاروٹ۔ کوریڈور اور گوادر کے حوالے سے جعفر خان صاحب نے یہ بات کی کہ وہاں پر بڑا سیمنار تھا گوادر میں۔ تو وہاں کے لوگوں کے بھی خدشات تھے جناب اسپیکر! کہ ہمیں میناری میں تبدیل کیا جائیگا۔ بہر حال وہاں بہت سے لوگوں نے Debates کیے ہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا، لیکن جب بلوچستان کی بات آتی اور جب چاہنا آیا تو یہ جب معاهدہ و سختی ہو رہا تھا اس نے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نہیں تھے، پنجاب کے ڈی سی اس میں بیٹھتے ہیں اس معاهدے پر سختی کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے صوبے کو کوئی بھی پر اعتماد میں نہیں لیا جاتا یہ جو محرومیاں تھی یہ وہاں سے جنم لیتی رہی۔ اور اب ایک چیز ہمارے سامنے ہیں جناب اسپیکر۔ اس کے بعد جناب اسپیکر جتنے پیسے آئیں 45 ارب ڈالر تھے یا جتنے بھی تھے اس میں جو میگا پرو ڈائیکٹس تھے، ابھی ہمارے صوبے میں کچھ دیا نظر نہیں آ رہا جواز جی کے حوالے سے یادوں سے تھیسرے تھے اس میں جو ایک اور بات سامنے آئی Orange train کے نام سے تھا یہ پنجاب کا اپنے پی ایس ڈی پی یا اپنے فنڈ سے نہیں تھا جناب اسپیکر یہ اسی سی پیک کا حصہ تھا جو ہم سے چھپایا گیا تھا لیکن یہ چیز بھی جب Disclose ہوئی تو گوادر میں ہوئی۔ انتہائی افسوس کے ساتھ جناب اسپیکر اس صوبے کے عوام کے ساتھ اس صوبے کے جو سیاستدان ہیں ان کے ساتھ اور یہاں کے جو Sun-of-souil ہیں ان کے ساتھ جو مذاق ہو رہا ہے سب کے سامنے ہیں جناب اسپیکر لیکن ابھی تک اس پر کسی نے بات نہیں کی یہاں کے عوام ہمیشہ ہم پر اعتماد کیا ہمیں ووٹ دیا، چاہے صوبائی اسمبلی ہو چاہے قومی ہو چاہے سینٹ ہو آپ کے باہر جو ایک چیز سامنے آئی جو ایک کمیٹی تھی سینٹ کے حوالے سے انہوں نے ایک چیز ہمیں دیکھائی کہ اس میں مغربی روٹ کا کوئی پر بھی حصہ نہیں نہ کوئی ایسا چیز ہے۔ جناب اسپیکر! اگر اس طرح کی چیزیں سامنے آتی رہی تو وہ خدشات جو عوام کہتے ہیں جو پشتوں میں پائے جاتے ہیں جو بلوچوں میں پائے جاتے ہیں، جیسے کہ یہاں اس سے پہلے جتنے لوگ جو تھے پہاڑوں پر، چڑھ گئے تھے ان کی وجہ یہی تھی۔ جناب اسپیکر حقوق کی بات، حقوق دینا آپ کیوں لوگوں کے حقوق نہیں دیتے جہاں پر جو لوگ رہتے ہیں وہاں آپ ان کو کوئی حقوق نہیں دیتے چاہنا بھی جہاں سے دنیا کا قانون ہے جہاں سے جو Development countries ہیں جناب اسپیکر جہاں سے اس طرح کامیگا پرو ڈائیکٹ رکتا ہیں وہ وہاں جو پسمندہ علاقے ہوتے ہیں سب سے Priority پہلے اس پسمندہ علاقے کو دیتے ہیں جناب اسپیکر لیکن ہمارے جو فیڈرل ہیں یا جو ہمارے بنانے والے ہیں، وہ بھی بھی اس طرح کے

توجه اس طرف نہیں دیتے وہ چاہتے ہیں جو develop علاقے ہیں وہ رہے جو پسمندہ علاقے ہیں وہ اور زیادہ پسمندہ رہے لیکن جناب اپیکر اب وہ وقت نہ رہا اب وہ وقت چلا گیا، اب جوان کی سوچ ہے یا جو وہ سوچ رکھتے ہیں انشاء اللہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ جو مغربی روٹ ہے جناب اپیکر انشاء اللہ یہ بنے گا یہاں کے جتنے بھی پارٹیاں ہیں جو ہمارے نواب سردار ہیں یہ سب ایک پلیٹ فارم پر ہیں کیونکہ سی پیک جو ہے کسی ایک پارٹی کا کوئی تعلق نہیں پورے صوبے کے عوام سے اس کا تعلق ہے بچے بچے سے اس کا تعلق ہے تو جناب اپیکر ہم نے جو request کی ہم اس فرم کے توسط سے کہتے ہیں کہ جو فیڈرل کی پیالیں ڈی پی میں بننے جا رہی ہے اس میں اس دفعہ سی پیک کے حوالے سے مغربی روٹ کا پیسہ رکھا جائے thank you جناب اپیکر۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر حامد اچخزی صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچخزی (وزیر حکومت مخصوصہ بندی و بی ڈی اے)۔ بڑی مہربانی جناب اپیکر۔

میرے خیال میں ساتھیوں نے سیر حاصل بحث کی میں صرف اپنا input اس میں ڈالنا چاہتا ہوں بڑا ہم موضوع ہے جناب چیئرمین یہ پتہ نہیں چل رہا ہے ناں ہم سمجھ سکتے ہیں آں آل پارٹیز کانفرنس ہوئی اسلام آباد میں وزیر اعظم اس کی صدارت کر رہے تھے۔ تو جتنی بھی پارٹیاں تھیں ان سب نے متفقہ طور پر خصوصاً پشتو خواہ اور پشتون بلوچ صوبہ بلوچستان کی جتنے بھی پولیٹیکل لیڈرز تھے سیاسی پارٹیاں تھیں ان کے ساتھ اکنی تمام بڑی پارٹیوں نے ہاں میں ہاں ملایا۔ اور یہ فیصلہ کیا کہ یہ مغربی روٹ Priority پر بنائیں گے۔ تو کیا ابھی ہمارا مغربی روٹ ہم ڈھونڈ رہے ہیں۔ کدھری مل نہیں رہا ہے۔ ابھی ہمیں ڈر رہے کہ کئی کاغذوں میں بھی غائب نہ ہو جائے۔ یہ غیر جمہوری روایات ہیں اور حقوق نہ دینا مان کرنے دینا۔ اس سے ہم قاصر ہیں اس بات کو سمجھنے میں۔ تو یہ اچھی بات ہے کہ اس صوبے کے تمام سیاسی پارٹیاں متفقہ طور پر جن لوگوں نے قرارداد پیش کیا تھا وہ حکومت کی خواہش میں کہ کب حکومت ملے، کہ کابینہ مستعفی ہو جائے۔ مولانا عبدالواسع کو وزیر اعلیٰ ہم بنائیں۔ یہ خواہش شاید خوابوں میں پوری ہو میرے خیال میں وہ کسی وقت پوری نہیں ہوگی، اتنے بڑے اہم موضوع کو چھوڑ کر چلا گیا پرواہ نہیں۔ جمہوریت میں یہ ہوتا رہتا ہے ہم ان کو ویکلم کریں گے ابھی بھی ہماری خواہش ہیں کہ اپوزیشن جو ہے وہ اسمبلی کی تحسین ہوتی ہیں۔ تو ہم اس کو ویکلم کریں گے request کریں گے کہ آئیں ہمارا ہاتھ پٹائیں جس طرح جعفر خان صاحب نے کہا کہ نیشنل ہائی وے شاید ہمارا یہ وہ بنا رہا ہو سڑک۔ ٹوب، مغل کوٹ۔ لیکن جو سی پیک کے حوالے سے ہائی ویز بنتے ہیں اور موڑویز بنتے ہیں وہ کو نساہہ ہیں

جزل اس کو lead کر رہا ہے اصل میں وہ بنا رہے ہیں ڈوب میں بھی وہ آیا تھا FWO والا تو یہ FWO کی اس تعریف نے بھی کی محترم وزیر اعظم صاحب نے جب دیکھتے ہیں، جو راستہ پنجاب سے گزرتا ہے سی پیک سب سے shortest route ہمارا ہے۔ گوادر ہمارا ہے انھیں اگر نقصان تھا فائدہ تھا فال تھا وہ ہم کو بھلتنا پڑیا لیکن جو بھی ازر جی کا پروجیکٹ ہوتا ہے وہ پنجاب میں ہوتا ہے تو بس بناتے ہیں پنجاب میں ہوتا ہے کوئی ہائی وے بناتا ہے کوئی موڑوے بنتا ہے، وہ پنجاب سے گزرنा ہو گا۔ جو سی پیک کے حوالے سے ہم حقدار ہیں جو گوادر کے راستے کے وجہ سے ہم حقدار ہیں یہ کہ پاکستان جو ہے پنجاب ضرب گوادر یہ پاکستان ہو گا یہ بڑے تحریبے ہم نے کیے ہیں یہ بار بار ایسے تحریبوں کو نہیں دو ہر انہا چاہئے۔ ہم ویکم کرتے ہیں پنجاب کو وفاقی حکومت کو گوادر کے devolvement وہ اچھا خاصہ سیمنار ہوا تھا وزیر اعلیٰ بھی بولے وفاقی وزراء بھی بولیں ملک کے تمام سنجیدہ اینٹرز آئے تھے وہ بولے اور ہمارے فوجی کمانڈر اینڈ چیف بولے جب یہ تمام پھر ان کی بیان ہم پڑھ رہے ہیں کمانڈر اینڈ چیف کا ایک بیان تھا کہ ہم گوادر اور مغربی روٹ کو بنائیں گے۔ ہم وزیر اعظم کے استقبال کر رہے تھے ان کو میں نے کہا کہ یہ تو بڑی اچھی آپ نے بیان دی تو اس نے کہا یہ ہم بنائیں گے۔ لیکن صرف بنائیں گے اور وعدہ کر کے آل پارٹیز کا نفرنس میں یہ ہمارے ڈیمانڈز کا اور ضرورتوں کا مداوا نہیں کریگا ہم اس وقت کم از کم کوئی چیز تو ریٹنگی پھرے۔ کدھر زمین الٹ ہو، کوئی بلڈوزر نظر آئیں، کوئی بجٹ اس میں ہو۔ جس طرح منظور خان نے کہا کم از کم اس وفاقی بجٹ میں اس میں خاطر خواہ رقم رکھنی چاہئے انہیں الفاظ کے ساتھ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ thank you تحریک التوا پر بحث مکمل ہوئی آیا اس کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جائے؟ تحریک التوانہ ایک قرارداد کی شکل میں متفقہ طور پر منظور ہوا۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 9 مئی 2016 بوقت شام 4:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس شام 6 بجکر 25 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)